ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

16 ۳۸/۴۷

کوئی تو لائے اُسے منا کر

قسم خدا کی خوشی سے قاتل تو جسم سے میرا سر جدا کر
میں سر جھکاؤں کسی کے آگے؟ خدا خدا کر خدا خدا کر

ہُوا نشیمن کا تنکا تنکا خزاں کی زد میں ہے بُوٹا بُوٹا
مرے چمن سے بہار روٹھی کوئی تو لائے اسے منا کر

مری یہ اک بات یاد رکھو کہ آبرو کی ہے موت بہتر
وہ زندگی موت سے ہے بدتر ملی ہو جو آبرو گنوا کر

جفائے بے جا سے باز آؤ ستم شعاری سے ہاتھ اٹھاؤ
نہ اہلِ حق کو ستاؤ ناحق نہ پاؤ گے سُکھ انہیں ستا کر

قلندروں سے نہ کوئی اُلجھے امینؔ یہ میرا مشاہدہ ہے
جو کوئی نادان ان سے اُلجھا اُٹھا نہ پھر ان کی چوٹ کھا کر

(شاعرِ اسلام الحاج سید امینؔ گیلانی)

محمد سعید الرحمٰن علوی

لاہوری مرزائی کادیانیوں کی طرح کافر ہیں

یہ بھی مرزاء کادیاں کو نبی و رسول تسلیم کرتے ہیں

۱۳۔ اگست کے چٹان میں ایک مضمون "کسی عالم کباب" کے نام سے شائع ہوا، جس میں یہ تاثر ہے کہ لاہوری مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد کو نبی و رسول نہیں بلکہ مجدد مانتے ہیں لہذا کافر نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک جوابی مقالہ اس سے قبل قارئین ترجمانِ اسلام ملاحظہ فرما چکے ہیں، جس میں ہم نے مرزا غلام احمد کی تحریروں سے ثابت کیا کہ وہ اپنے کو نبی و رسول اور اپنے منکروں کو کافر کہتا ہے اس کے علاوہ بعض مرزائی لیڈروں بالخصوص اس کے فرزند "مصلح موعود" موسیو محمود کے حوالے بھی نقل کئے گئے، جن میں اس نے واضح لفظوں میں اپنے باپ کو نبی اور اس کے منکروں کو کافر کہا ہے۔ اس سردردی کا مقصد یہ تھا کہ اہل علم و انصاف مدیر چٹان سمیت یہ فیصلہ کریں کہ مدعی نبوت اور اپنے منکروں کو کافر کہنے والا مجدد کیونکر ہو سکتا ہے؟

اسی گذشتہ مقالہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ہم آئندہ کادیانی (ربوائی) اور لاہوری اختلافات کا مختصر پس منظر پیش کریں گے، مزید لاہوری زعماء کی تحریروں سے ثابت کریں گے کہ وہ مرزا کو نبی و رسول کہتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ مرزا صاحب کی پرواز میں بھیرہ کے حکیم نورالدین کی سعی کو بڑا دخل ہے۔ حکیم صاحب ارتداد سے پہلے علم و آگہی کے اعتبار سے اور ذہانت و ذکاوت کے اعتبار سے مسلمہ شخصیت تھے۔ لیکن ان کی شوخی طبع بلائے جان ثابت ہوئی اور وہ گمرہی کے عمیق غار میں جا گرے۔

اور یہ بھی مسلم کہ مرزا صاحب کے دامن ضلالت سے وابستہ ہونے کے بعد انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بحق مرزا وقف کر دیا۔ جس کے خود مرزا صاحب بھی معترف ہیں۔ مثلاً ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے

جماعت کادیان (جب ایک تھی) میں حکیم صاحب کی امتیازی حیثیت مسلم تھی۔ علم و آگہی کے متلاشی حکیم صاحب کے میخانہ سے اپنی پیاس بجھاتے (یہ الگ بات ہے کہ شراب طہور کے بجائے حکیم صاحب نے اپنی مخصوص شراب پلائی) جب ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب اپنی ضلالت و گمراہی کا حساب چکانے خدائے قہار و جبار کے حضور پیش ہوئے تو جماعت نے اعتراف خدمات کے طور پر مسند حکیم صاحب کے سپرد کر دی۔

حکیم صاحب ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک جماعت کے قائد و راہنما رہے۔ فطری صورت حال کے پیش نظر ان کے اہل خاندان و معتقدین جانشینی مرزا کو حکیم صاحب کے خاندان میں منحصر کرنا چاہتے تھے۔ جبکہ خاندان مرزا بالخصوص موسیو محمود اپنے باپ کی گدی کو اپنے حق میں الاٹ کرانا چاہتے تھے موسیو محمود بڑا ہشیار، چالاک اور سازشی تھا۔ بعد از مرگ حکیم وہ کامیاب ہو گیا۔

یہ صدمہ حکیم صاحب کے خاندان و معتقدین کے لئے معمولی نہ تھا۔ دنیا ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیر ہو گئی۔ چنانچہ انہوں نے محمود کے خلاف بغاوت کا فیصلہ کر کے میدان میں ڈیرہ لگا دیا۔ محمود پر سنگین قسم کے الزامات لگائے۔ ادھر کادیان و ربوہ کا آمر مطلق اپنی جڑیں مضبوط کر چکا تھا، اس لئے پرائی عورتوں کا رسیا ہونا امرد لڑکوں کا شوقین ہونا، خائن و بد دیانت ہونا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ الٹا اس نے محمد علی اینڈ کو، کو جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی جیسے الزامات کے سہارے کادیاں بدر کر دیا۔

یہ لوگ بے نیل و مرام کادیان سے اٹھ کر لاہور آ گئے اور مرزا صاحب کی جائے موت کے عبرت کدہ میں پناہ لی۔ یہاں پہنچ کر بھی آتشِ انتقام نہ بجھی، بدلہ بہر حال چکانا تھا۔ بہتیری داستانیں گھڑیں۔ لیکن کچھ نہ بن سکا۔ بالآخر بیٹے سے انتقام کے چکر میں باپ تک جا پہنچے، اور منافقت تقیہ کے چکر میں اسے "مجدد" ثابت کرنا شروع کر دیا۔ یہ بالکل واقعاتی داستان ہے۔ الف لیلہ کا قصہ نہیں، دونوں گروہ بات کو چھپائیں اور بات ہے، لیکن تابکے؟

اس داستان کے پہلو بہ پہلو لاہوری گروپ کے ان ارشادات کو ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں اس ذات شریف کو "مجدد" کہا گیا ہے تو قلعی کھل جائے گی، ورنہ اصل میں یہ بھی اسے نبی کہتے اور مانتے ہیں۔ بات دلیل سے ہو گی، ملاحظہ فرمائیں

موسیو محمود کے عتاب کا پہلا شکار محمد علی ہے اسی نے لاہوری گروپ کو منظم کیا۔ یہی پہلا پارٹی سربراہ تھا۔ اس کے اقوال ملاحظہ فرمائیں اس کے بعد ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔

"ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا، وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۱ ص ۳۱۴)

مزید سنیں، محمد علی صاحب کس طمطراق سے فرماتے ہیں:-

"اس آخری زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا، سو ایسا ہی ہوا۔"

(ریویو جلد ۱۲ ص ۴۶۵)

ایک قدم اور آگے

"ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے، دو باتوں پر زور دیا ہے اول یہ کہ یہ لوگ خدا پر ایمان لائیں۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو تسلیم کر لیں۔ بعینہ اسی قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔"

(حوالہ ایضاً)

(باقی ص ۱۶ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبیداللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۲۲، ۲۹ شعبان ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۱، ۲۸ ستمبر ۱۹۷۳ء قیمت ۵۰ پیسے | شمارہ ۳۷، ۳۸

کامیاب پیش قدمی

گورنر پنجاب نے متحدہ جمہوری محاذ کی ۴۲ روزہ کامیاب تحریک کے بعد دفعہ ۱۴۴ کے خاتمہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس دوران محاذ کے کارکنوں کو جن حالات میں جد و جہد جاری رکھنا پڑی ان پر ذرا سرسری نگاہ ڈال لیجئے :-

- ریڈیو اور ٹی وی نے محاذ کے راہنماؤں کی کردار کشی اور کارکنوں کی تذلیل کی مہم مسلسل جاری رکھی۔
- پریس ٹرسٹ کے اخبارات نے حق نمک ادا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔
- سرکاری پارٹی کے غنڈوں نے محاذ کے جلسوں اور جلوسوں میں دل کھول کر غنڈہ گردی کی۔
- محاذ میں شامل جماعتوں کے چیدہ چیدہ راہنماؤں کو گرفتار کر کے تحریک کو روکنے کی ناکام کوشش کی گئی۔
- سیاسی جماعتوں کے دفاتر پر چھاپے مار کر ان کی کارکردگی معطل کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔
- پولیس نے جبر و تشدد کا کوئی حربہ باقی نہ چھوڑا جو ان غریب کارکنوں پر آزمایا نہ ہو۔ خصوصاً ملتان پولیس نے تو ظلم و تشدد کی انتہا کر دی کہ گرفتاریاں پیش کرنے والے معزز کارکنوں کو سرِ عام تشدد کا نشانہ بنایا، ان کی داڑھیاں نوچیں، ان کو ننگا کر کے پیٹا۔ برف پر مسلسل لٹایا اور غنڈوں اور بدمعاشوں کی طرح ان پر جیل کے معروف "لتر" برسائے۔ جمعیۃ کے دفتر پر چھاپہ مار کر ریکارڈ اور فون اٹھا کر لے گئے۔ مدرسہ قاسم العلوم میں گھس کر طلباء کے لئے تیار شدہ کھانا چٹ کر گئے، اور جمعیۃ کے راہنما حضرت مولانا عبدالقادر نعمانی کی گرفتاری میں ناکامی پر ان کی اہلیہ اور معصوم بچے کو پکڑ لیا اور تھانے میں بٹھائے رکھا۔

لاہور پولیس کا رویہ بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھا، اس نے کارکنوں کی تذلیل و تحقیر کے ساتھ ساتھ ان پر چوری اور جیب تراشی کے مقدمات قائم کئے ــ بے پناہ تشدد کے علاوہ انہیں کئی کئی روز تھانوں میں بٹھائے رکھا اور کئی کارکنوں کو رات کے وقت دور دراز جنگلوں میں لے جا کر چھوڑ دیا۔ جھنگ پولیس نے جمعیۃ کے کارکن حفیظ الدین کی گرفتاری کے لئے ان کے والد اور بھائیوں کو یرغمال کے طور پر بند کئے رکھا۔

- سیاسی محاذ پر بھی تحریک کو پوری طرح نشانہ مشق بنایا گیا اور اسے سیاسی غلطی ظاہر کرنے میں پورا زور صرف کیا گیا۔
- سیلاب کے بہانے تحریک کو بے وقت قرار دینے میں حکمران پارٹی کے ڈھنڈورچیوں کا بعض نام نہاد اپوزیشن پارٹیوں نے بھی ساتھ دیا، حتیٰ کہ جماعت اسلامی نے بھی یہی راگ الاپنے میں عافیت سمجھی۔
- متحدہ جمہوری محاذ میں شامل جماعتوں کے محب وطن راہنماؤں کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت حراست میں لے کر ان کی ناقابل انکار حب الوطنی کو چیلنج کیا گیا۔
- ملک بھر میں عموماً اور بلوچستان میں خصوصاً خوف و ہراس پھیلا کر عوام کو بد دل کرنے اور بلوچستان میں نسل کشی کا عمل تیز کر کے قبائل کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیلنے کی مذموم سعی کی گئی۔
- "مذاکرات" کا خوشنما جال پھینک کر محاذ کے راہنماؤں کو شکار کرنے اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی گئی، مگر ان میں سے کوئی حربہ حکمرانوں کے کام نہ آیا اور بالآخر انہیں متحدہ جمہوری محاذ کے حوصلہ، تدبر، جرأت اور استقامت کے سامنے سپر انداز ہونا پڑا۔ محاذ کے کارکنوں نے ہر ظلم اور حوصلہ شکنی کا خندہ پیشانی سے سامنا کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ وہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی حق و انصاف کی جنگ لڑنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ آمریت و فسطائیت جس گھناؤنی شکل میں پاکستان پر پنجے گاڑنا چاہتی ہے اور قومی وحدت و سلامتی اور ملی افکار و نظریات کو سبوتاژ کرنے کے لئے اس کے جو عزائم ہیں ان کے پیش نظر جمہوری محاذ کی یہ جد و جہد یقیناً جہاد ہے بلکہ آقائے نامدار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سلطان کے سامنے حق بات کہنے کو "افضل الجہاد" قرار دیا ہے

موجودہ دور میں "افضل الجہاد" یہی ہے کہ پاکستان کی سالمیت اور قومی وحدت کو چیلنج کرنے اور غریب عوام کے جمہوری حقوق کی طرف ظلم کا ہاتھ اٹھانے والی قوت کی کلائی مروڑ دی جائے۔

ہم اس کامیاب پیش قدمی پر محاذ کے راہنماؤں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور عوام کے جمہوری حقوق کی خاطر مصائب جھیلنے والے جیالے اور غیور کارکنوں کو سلام کرتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ان کارکنوں کی قربانیاں بہت جلد رنگ لائیں گی اور پاکستان میں آمریت کے کھنڈرات پر جمہوری و اسلامی حقوق کی عمارت بلند ہو کر رہے گی۔ (۲۰ ستمبر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تحریر: اشفاق احمد ہاشمی باب العلوم کہروڑ پکا

بلوچستان
ایک دوسرا المیہ

آج جبکہ ایک طرف "المیوں" کے پاکستان کا مرغزار پنجاب اور سندھ تاریخ کے بدترین سیلاب سے دوچار ہو چکا ہے۔ پنجاب کے لہلہاتے ہوئے سرسبز و شاداب کھیت فرحاں و شاداب بستیاں، پررونق شہر، خوبصورت شاہراہیں اور مضبوط پل، بپھرے ہوئے دریاؤں کی بلاخیز لہروں کی نذر ہو گئے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں افراد پانی میں گھرے ہوئے ہیں ہزاروں خوشحال اور مسرت سے لبریز گھرانے اُجڑ چکے ہیں۔ ہزاروں عصمت مآب بیویوں کے سہاگ لٹ چکے ہیں سینکڑوں بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ ہزاروں ماؤں کے لعل چھن گئے ہیں۔

دوسری طرف ہمارے حکمرانوں کی جمہوریت کش پالیسی سے بلوچستان کی صورت حال سنگین ہو چکی ہے۔ غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق بلوچستان میں فوجی کاروائی سے اب تک ایک ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بلوچستان ترقی کے لحاظ سے پاکستان کا پسماندہ ترین اور رقبہ کے اعتبار سے سب سے بڑا صوبہ ہے بلوچستان کا زیادہ تر علاقہ پہاڑی ہے۔ لیکن قدرت نے ان پہاڑوں کو معدنی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے۔ بلوچستان کو مشرق اوسط میں جغرافیائی اور دفاعی لحاظ سے نہایت اہمیت حاصل ہے۔ بدقسمتی سے معدنی وسائل سے مالا مال یہ خطہ آج کل سامراجی ممالک امریکہ اور روس دونوں کی سازشوں کا شکار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ برصغیر کے نقشہ پر پاکستان کا وجود امریکہ اور روس دونوں کو گوارا نہیں۔ ہمیشہ سے مسلمانوں اور پاکستان کے یہ مشترکہ دشمن اس کوشش میں رہے ہیں کہ برصغیر کے نقشے سے پاکستان کو حذف کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۷۱ء میں مسلم قوم کے انہی ازلی دشمنوں کی شہ پر ہمارے قریبی ہمسائے ملک نے مسلح جارحیت سے ہمارے مشرقی بازو کو کاٹ دیا۔ ہمارے نوے ہزار سے زائد فوجی جوان دشمن کی قید میں چلے گئے۔ سیاست سے دلچسپی رکھنے والے لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں علیحدگی کی تحریک کو روس اور امریکہ دونوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ جہاں وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے وہاں سقوط ڈھاکہ اور مشرقی پاکستان میں پاکستانی فوج کو ذلت آمیز شکست سے ہمارے لئے یہ حقیقت مہر نیم روز کی مانند عیاں ہو گئی تھی کہ عوامی رائے سے بغاوت اور فوج کے ذریعے جمہوری عمل کو روکنے کے نتائج کس قدر بھیانک اور تباہ کن ہیں لیکن ہمارے وابستگان اقتدار نے اس سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ان کے طرز عمل میں ذرا بھر فرق واقع نہیں ہوا۔ ماضی کے حکمرانوں کی طرح انہوں نے بھی عنانِ اقتدار ہاتھ میں لینے کے بعد جمہوریت کے نام پر غیر جمہوری عمل کی پیروی شروع کر دی۔ جمہوریت کے عمل کو جو زندگی کے ہر شعبے میں ارتقاء پذیر ہوتا ہے۔ انتخابات کے نتائج تک محدود کر دیا اور فسطائیت کی داغ بیل ڈالی۔ اقتدار کے آمرانہ نشے میں صحافیوں طلباء، علماء، لیڈروں، وکلاء، مزدوروں و کسانوں کے ساتھ اس نام نہاد جمہوری حکومت نے جو سلوک کیا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن سب سے زیادہ اور افسوسناک صورت حال بلوچستان کی ہے۔ مرکزی حکومت نے وہاں کے عوام کی جمہوری اور منتخب شدہ آئینی حکومت کو ساڑھے چھ ماہ قبل برطرف کر کے متنازعہ فیہ عجوبہ روزگار ہستی اکبر بگٹی کو صوبے کا گورنر بنا دیا۔ حکومت کا یہ ایک خطرناک اقدام تھا۔ جہاں تک اکبر بگٹی کا تعلق ہے۔ پاکستان کے محب وطن حلقوں میں آج بھی اس شخص کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بلوچستان کی جمہوری اور آئینی حکومت کی برطرفی کے خواہ کچھ ہی اسباب کیوں نہ بتائے جائیں، اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ وہی طاقتیں اور سامراجی ممالک جنہوں نے پاکستان کو لنگڑا کیا ہے۔ جو المیہ مشرقی پاکستان اور سقوط ڈھاکہ کی ذمہ دار ہیں۔ جو ہمیشہ پاکستان کے داخلی انتشار اور عدم استحکام کا موجب بنتی رہی ہیں۔ وہ بلوچستان میں سرگرم عمل ہیں اور وہاں کی جمہوری حکومت کی برطرفی کی ذمہ دار ہیں۔ بلوچستان میں چار ڈویژن فوج بھیج دی گئی ہے۔ حکومت کے مخالف اور بلوچ لیڈروں کے قبائل کی ناکہ بندی کی جا رہی ہے۔ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا راشن بند کیا جا رہا ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق کئی بچے اور عورتیں پیاس سے نڈھال ہو کر جان کو جان آفرین کے سپرد کر چکے ہیں۔ ایسے میں وہاں کے عوام کی طرف سے غم و غصہ احتجاج اور مدافعت ایک فطری عمل تھا، لیکن بلوچستان کے لیڈروں کا کردار اس دوران نہایت ہی قابل تحسین رہا ہے۔ مرکزی حکومت اور اس کے کارندوں کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود انہوں نے نہایت صبر و تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کیا۔ ساڑھے چھ ماہ کی اس طویل مدت میں حکومت جمہوری اور آئینی سطح پر بلوچستانی لیڈروں کے مقابلے میں ناکام رہی ہے۔ چنانچہ حکومت نے بلوچستان میں اقلیت کی حکومت قائم کر دی اور پارلیمانی روایات کے برعکس بلوچستان کا سالانہ میزانیہ اسمبلی میں پیش کرنے کے بجائے گورنر نے پریس کانفرنس میں پیش کیا۔ خوش قسمتی سے مشرقی پاکستان کے المیہ اور وہاں کے عوام پر فوج کے بیجا استعمال کے تلخ تجربے سے پاکستان کے ہر طبقے نے وکلاء، دانشوروں، صحافیوں اور علماء بلکہ پورے عوام نے بلوچستان میں فوج کی نقل و حرکت اور صوبے کی جمہوری حکومت کی برطرفی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھا۔ گذشتہ دنوں بلوچستان کے لیڈروں کے پنجاب کے دورے کے موقعہ پر عوام نے بڑے والہانہ انداز میں ان کا استقبال کیا اور انہیں جمہوریت کی بحالی اور ملک کی بقاء کی جدوجہد میں مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ ہماری حکومت اور اس کے بزرجمہروں کو ان کا پنجاب کا اور دیگر صوبوں کا یہ دورہ نہ بھایا۔ چنانچہ پاکستان میں مستقل آئین کے نفاذ کے ساتھ ہی جب پنجاب تاریخ کے بدترین سیلاب سے دوچار تھا، بلوچستان کے مخالف راہنماؤں کو نہایت گھناؤنے الزامات میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر قتل ڈکیتی، عصمت دری اور سرکاری حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ تعجب ہے کہ لوگوں کو ساڑھے چھ ماہ بعد ایسے الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا ہے جن کا تعلق ان کی حکومت سے تھا۔ لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ اگر یہ الزامات حقائق پر مبنی تھے تو حکومت نے انہیں اسی وقت گرفتار کیوں نہ کیا، چھ ماہ تک مسلسل حکومت ان سے مذاکرات کرتی رہی اور اقتدار میں شریک کرنے کے لئے معاہدے کرتی رہی۔ عوام اور اہل پاکستان کے لئے ان الزامات میں ذرہ بھر صداقت نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مرکزی حکومت جب ان لوگوں کو زیر نہ کر سکی تو انہیں انتقامی کارروائی کے نتیجے میں گرفتار کر لیا گیا۔ محب وطن پاکستانیوں کے لئے یہ گرفتاریاں نہایت تشویشناک اور ملک کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ بلوچستان کی جمہوری حکومت کی برطرفی اور جب سے وہاں فوج بھیجی گئی ہے آئے دن فوج کی مزاحمت بڑھ رہی ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ وہ آگ جس نے "ڈھاکہ" کو بھسم کر دیا تھا، کہیں کوئٹہ میں نہ بھڑک اٹھے۔ صد افسوس کہ سیاسی مسائل کو فوجی عدالتوں اور جبر و تشدد کے ذریعے حل کرنے کے نتیجے میں پہلے ہی پاکستان کا وقار بیرونی دنیا میں خاک میں مل چکا ہے۔ انسانیت پر مظالم اور اسلام سے بیگانگی، غنڈوں اور بدکاروں کو معاشرے میں بلند مقام عطا کرنے نیک محب وطن اور مخلص لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنانے قوم کو ضمیر فروشی کا سبق سکھانے کی وجہ سے خدا کی ناراضگی اور عذاب سیلاب کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اب بھی اگر ہم نہ سنبھلے، اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگی۔ اسلام اور قرآن سے وابستگی کا اظہار نہ کیا۔ ظلم اور استحصال کے ہاتھ کو نہ روکا اور منہیات سے اجتناب نہ کیا۔ عدل و انصاف اور حقوق انسانی میں کامل مساوات نہ برتی تو فطرت کا یہ فیصلہ اٹل ہے کہ "ہم ایسی قوموں کو اکھاڑ پچھاڑ دیتے ہیں اور ان کی جگہ ان سے بہتر قوم پیدا کر دیتے ہیں" ؎

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

خط و کتابت کرتے
وقت اپنے خریداری نمبر
کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے

چند افکار

مرتب ۔ مولانا عبدالحمید سواتی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

اس مضمون کا باعث درحقیقت نوائے وقت اور دسمبر ۱۹۷۲ء کا پرچہ ہے۔ جس میں کسی نامعلوم شخص نے "ایک وطن دوست کے قلم سے" پروفیسر محمد سرور صاحب کی کتاب "افادات و ملفوظات مولانا عبید اللہ سندھیؒ پر ایک نظر" پر تبصرہ کیا ہے۔ پروفیسر محمد سرور کی کتاب میں پیش کردہ پورا مواد مجموعی طور پر صحیح ہے یا غلط، یہ تو الگ بات ہے۔ ہمیں بھی ان کے پیش کردہ افکار سے کلی اتفاق نہیں۔ لیکن تبصرہ نگار نے جس طرح مولانا سندھیؒ پر ظلم ڈھایا ہے۔ اس پر دل بہت افسردہ ہوا۔ کاتب الحروف کو حضرت مولانا سندھیؒ کی زیارت تین بار نصیب ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ لاہور میں اور دو بار دارالعلوم دیوبند میں۔ اور ایک مرتبہ کچھ حضرت مولانا کا بیان بھی سننے کا موقعہ ملا ہے۔ حضرت مولانا دیوبند تشریف لائے اور حضرت مدنیؒ کے ساتھ ساتھ چلے آرہے تھے، جب دارالعلوم کی فوقانی منزل جہاں دارالحدیث ہے پہنچے تو حضرت مدنیؒ اہتمام کی طرف حاضری کے لئے تشریف لے گئے تو راستہ میں حضرت سندھیؒ کو طلباء نے روک لیا۔ مولوی عبدالعزیز افغانستانی نے حضرت سندھیؒ سے عرض کیا کہ حضرت ہم کو کچھ نصیحت فرمائیں۔ مولانا یہ بات سنتے ہی آگ بگولہ ہو گئے، چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ تمہارے لئے "نصیحت موت ہے موت" پھر کچھ دیر خاموش رہے اور جب غصہ کم ہوا تو تقریر شروع کر دی اور فرمانے لگے کہ اگر دنیا میں زندہ رہنا ہے تو اپنے صحیح مقصد کے لئے قربانی کرنا سیکھو۔

پھر فرمایا کہ قرآن کے نزول کے زمانہ میں جو لوگ جہاد سے گریز کرتے تھے قرآن نے ان کو منافق کہا ہے اور فرمایا ہے قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم "اور تم لوگ جو قربانی اور موت سے گریز کرتے ہو کیسے پکے مسلمان ہو؟"

احقر نے حضرت مولانا سندھیؒ کی کتابوں، مقالات اور تحریروں کا جہاں تک دستیاب ہو سکی ہیں مطالعہ کیا ہے۔ اس لیے خود مولانا سندھی کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے چند اہم افکار پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ یہ زیادہ تر خود مولانا کے الفاظ ہی ہیں اور کچھ عربی سے اردو میں ترجمہ کر کے ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دیئے ہیں تاکہ ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ اس تبصرہ نگار نے بزعم خویش ملت اسلامیہ کے ایک عظیم فرزند اور دین اسلام کے جانثار خادم پر کیسے رکیک حملے کئے ہیں۔ اور کس دیدہ دلیری شوخ چشمی بلکہ بے حیائی سے غلط باتیں منسوب کی ہیں۔ بلکہ العیاذ باللہ مولانا کو مرتد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تبصرہ نگار نے مولانا کے متعلق جو باتیں لکھی ہیں۔ ان میں سے اہم باتیں یہ ہیں:۔

۱۔ وہ لاشعوری طور پر اسلام کی اساسی اور فکری نظریات سے باغی ہو گئے، اور انہوں نے اپنے دور کی عالمی تحریک کمیونزم اور سوشلزم کو اپنا لیا۔

۲۔ اس تبصرہ نگار نے خالد لطیف گابا کا ذکر کیا۔ کہ وہ اسلام اختیار کرنے کے بعد اپنے مسلمان دوستوں کے طرز عمل سے تنگ آکر پھر ہندو ہو گیا اور بھارت چلا گیا۔ اور پھر مولانا سندھی کے متعلق لکھا ہے۔ "ممکن ہے کہ اسی قسم کی نفسیاتی یا ذہنی کیفیت سے مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم بھی دوچار ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے آبائی مذہب سکھ مت کی طرف لوٹنے کے بجائے پکے نیشنلسٹ بن گئے"۔

۳۔ "مگر مولانا سندھی مرحوم اس نظریہ (وحدۃ الوجود) کو محض اس وجہ سے اپناتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کے نظریہ ویدانت اور ہمہ اوست کے قریب ہے"۔

۴۔ اور بالآخر اپنی تسکین دل کے لئے انہوں نے روس کے کمیونزم میں پناہ ڈھونڈی اور کمیونزم کے نظریہ میں توحید کو ملا کر اسے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا ضامن مانا"

تبصرہ نگار کی تحریر میں یہ بدنما قسم کا الزام سراسر غلط اور بے بنیاد اتہام حضرت مولانا سندھی پر لگایا گیا ہے۔ اس لئے اس کا نوٹس نہ لینا اور اللہ تعالیٰ کے ایک مقبول بندہ کی طرف سے دفاع نہ کرنا افسوسناک ہوگا۔ اس لئے مولانا کے افکار و خیالات پیش کرنا ضروری ہے۔

انصاف کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سندھیؒ کے بعض افکار شاذ بھی ہیں۔ بعض مرجوح قسم کے خیالات بھی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ مولانا ان پر بے جا سختی بھی کرتے تھے۔ بعض باتیں مصلحت کی خاطر بھی ناگزیر خیال کرتے تھے۔ اور بہت سی باتیں ایسی بھی، جن کی نسبت ان کی طرف کرنے میں ان کے تلامذہ نے غلطی کی ہے۔ ان کی ذمہ داری حضرت مولانا پر نہیں بلکہ ان ناقلین پر ہے جنہوں نے ان باتوں کو نقل کیا ہے اور شاید سابق لاحق سے قطع نظر کر کے حضرت مولانا سندھیؒ کا مطلب بھی نہیں پا سکے۔ بہرحال خیالات و افکار کا شذوذ تو ہر مجتہد اور محقق میں پایا جاتا ہے لیکن بایں ہمہ مولانا سندھی اپنے مسلک، عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے پکے سچے راسخ العقیدہ اور پرجوش مسلمان تھے۔ مجسم انقلاب اور نہایت ہی حساس دل رکھنے والے اولوالعزم شخصیت کے مالک تھے، توکل، قناعت کے درجہ علیا پر فائز تھے، ذاکر شاکر تھے، ان علماء ربانیین میں سے تھے جو ظاہر و باطن کے کمالات سے متصف ہوتے ہیں۔ خدا پرست تھے۔ فکر عالی رکھتے تھے۔ عالم باعمل تھے۔ جن کا علم عمیق فہم دقیق اور فکر انیق تھا۔ سیاست اور انقلاب کے امام تھے۔ مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ ذہانت تو خدا تعالیٰ نے خوب ہی عطا فرمائی تھی۔ مشرق میں برٹش امپائر جن لوگوں سے شدید خائف تھا، ان میں سے ایک تھے۔ دیوبندی جماعت میں بڑا نمایاں مقام رکھتے تھے۔ تمام زندگی رضاء حق اور اسلام کی سربلندی کی خاطر بسر کی اور اس راستہ میں بڑی سے بڑی مصیبت اور تکلیف کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور ان کے قدم اس راستہ سے کسی وقت بھی متزلزل نہیں ہوئے۔ مولانا مجاہد اور غازی تھے۔ انگریز کے دشمن تھے۔ اسلام کے محقق عالم تھے۔ قرآن کے عظیم مفسر تھے بلکہ ہمارے موجودہ دور میں قرآن کریم کو نئے ماحول میں جس طرح سمجھانے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ اور جو انداز تفہیم مولانا سندھی کا تھا، شاید ہی کوئی دوسرا عالم ان کی برابری کر سکتا ہو۔ حکمت ولی اللہی کے ماہر امام تھے۔ عمر بھر قرآن کریم اور شاہ ولی اللہ کے فلسفہ کا مطالعہ جاری رکھا۔ اور اس میں مہارت تامہ حاصل کی مسلمانوں کا زوال اور انحطاط ہر وقت ان کو بے چین رکھتا تھا۔ وہ اپنی تمام توانائیاں اس بات پر صرف کرتے تھے کہ مسلمان از سر نو اسلام کی صحیح تعلیمات کی طرف پلٹ آئیں اور اپنا کھویا ہوا مقام پھر سے اقوام عالم میں حاصل کر سکیں۔

مولانا اسلام لانے کے بعد سندھ میں حضرت حافظ محمد صدیق صاحبؒ کی خدمت میں پہنچے۔ جو اپنے وقت کے جنیدؒ تھے۔ اور قادری راشدی طریقہ کے بہت بڑے امام تھے۔ ان سے تربیت اور فیض حاصل کیا۔ پھر ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند پہنچ کر حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ جیسے خدا پرست اور عظیم المرتبت عالم دین اور شیخ کامل سے تعلیم حاصل کی۔ پھر گنگوہ پہنچ کر اپنے زمانہ کے بہت بڑے محدث اور سب سے بڑے فقیہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے علم حدیث پڑھا۔ اور حکمت ولی اللہی کی خصوصی تعلیم اور سیاسیات اسلامیہ کی تربیت مولانا شیخ الہندؒ سے حاصل کی۔ اور جب تک مولانا ہند میں رہے (۱۹۱۵ء تک) تو حضرت شیخ الہندؒ کی نگرانی میں سیاسیات میں کام کرتے رہے اور علماء کی تعلیم و تربیت اور دیوبندی جماعت کی تنظیم میں مصروف رہے۔ دارالعلوم کی ترقی میں خاص طور پر دلچسپی رکھتے تھے۔ اور انصار الاسلام کی نظامت اور نظارۃ المعارف جیسے وقیع ادارہ کا قیام اور ان کے ذریعہ مسلمانوں کی دینی و ملی اور سیاسی خدمت اور دین اسلام کی ترقی اور ارتقاء و استحکام کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف رہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے لئے خصوصی طور پر انتظام کیا۔ پھر ہندوستان سے باہر جا کر افغانستان کی آزادی کے لئے کام کرنا اور بالآخر اس میں کامیاب ہو جانا۔ اور انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑی بڑی خوفناک سکیمیں بنانا۔ یہ سب ایسے کام ہیں جو تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیں گے۔

اگر روسی اشتراکیوں کے پاس بیٹھ کر مولانا نے اپنی معلومات میں اضافہ کیا یا اشتراکی نظام کے بارے میں معلومات حاصل کیں یا یورپین اقوام سے ملاقاتیں کیں اور ان کے معاشی نظاموں کو سمجھنے کی کوشش کی۔ یا بعض بہتر باتوں کو اپنا لینے سے گمراہ نہیں کیا، تو یہ باتیں اگر عیب کی باتیں ہیں تو پھر کہنے والا کوئی بدنصیب اگر یہ کہے کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم بھی اپنے دور کے مسلمانوں سے دل برداشتہ ہو کر اپنے آبائی مذہب برہمن ازم کی طرف لوٹ جانے کے بجائے مغرب کے فلاسفر کے دامن میں پناہ لی اور مغرب کے فلاسفر کے نظریات کو اپنا کر اپنے فارسی اور اردو کلام میں سمو کر مسلمانوں کے حق سے دو قومی نظریہ کی شکل میں اتارنے کی کوشش کی۔ کیا کوئی عقلمند دانشور صاحب علم جس نے اقبال مرحوم کا کلام پڑھا ہو۔ اس بات کو باور کر سکے گا؟ حالانکہ ڈاکٹر مرحوم نے تو مغربی فلاسفر سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے۔ اور بہت کچھ متاثر بھی ہوئے ہیں۔

اس سے کہیں عشر عشیر بھی مولانا سندھیؒ اشتراکیوں کے خیالات سے متاثر نہیں ہوئے۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ محبت اور نفرت میں انتہا پسند واقع ہوئے ہیں۔ یہ اپنے مخالف کو بالکل دوسری انتہا تک پہنچانے سے قبل کسی چیز پر راضی نہیں ہوتے۔ بے شک

حبک الشئ یعمی و یصم — و بغضک الشئ یعمی و یصم

اسی طرح نظریہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کو متحدہ قومیت اور دو قومی نظریہ کی شکل میں پیش کرنا انتہائی احمقانہ بات ہے۔ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود تو ارباب تصوف و سلوک اور اصحاب حقائق و معارف کے ہاں صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔ شیخ ابن عربیؒ اور دوسرے اکابر اس نظریہ کو تسلیم کرتے رہے ہیں۔ مجدد الف ثانیؒ نے اگرچہ وحدۃ الشہود کے نظریہ پر زور دیا ہے۔ لیکن شاہ ولی اللہؒ نے ان دونوں نظریات کو باہم تطبیق دے کر معاملہ رفع دفع کر دیا ہے کہ یہ صرف تعبیر کا اختلاف ہے حقیقت کا اختلاف نہیں۔ تبصرہ نگار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان میں اسلامی نظام کے عظیم علمبردار شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ جو اولاً سکھوں کے ساتھ اور پھر انگریز اور دیگر اقوام کے ساتھ جہاد و قتال کر کے اسلامی نظام حیات اور نظام خلافت راشدہ کو قائم کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ وہ بھی نظریہ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک خالص علمی اور روحانی نظریہ کو سیاسی نظریات میں لا کر وقتی اور ہنگامی استخراج میں ملوث کر دیا گیا یہ اگر بد دیانتی نہیں تو جہل عظیم ضرور ہے۔ اگر چند اس نظریہ کو مانتے ہیں تو اس میں کونسی قباحت ہے۔ کیا علمی اور نظریاتی تصورات اقوام میں مشترک نہیں ہوتے۔ یہ کوئی شریعت کا نظریہ تو نہیں۔ فکری اور عقلی یا تجرباتی نظریات بہت سی اقوام میں مشترک بھی ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک یہ نظریہ وحدۃ الوجود بھی ہے۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے تلامذہ پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں کہ وہ مولانا کے متعلق غلط بیانی کرنے والوں کو جواب دیتے اور ان کی پوزیشن کو صاف کرتے۔ لیکن ان لوگوں نے عام طور پر سرد مہری دکھائی ہے۔

اس لئے میں نے مولانا کے یہ افکار ان کی اپنی تحریروں یا املائی تحریروں سے اخذ کر کے ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دیئے۔ ناظرین دیکھ کر خود انصاف کریں اور اگر ممکن ہو تو اصل کتابوں کی طرف رجوع کریں۔ انہیں معلوم ہوگا کہ حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کس قسم کے بزرگ تھے۔

افکار

"ہم پر (جو قرآن کریم کو ماننے والے ہیں) قطعی طور سے لازم ہے کہ ہم تمام اقوام عالم کے سامنے ثابت کر دیں، کہ انسانیت کے ہاتھ میں قرآن کریم سے زیادہ درست اور صحیح کوئی پروگرام نہیں۔ پھر ہم پر یہ بھی لازم ہے کہ جو لوگ قرآن کریم پر ایمان لا چکے ہیں۔ ان کی جماعت کو منظم کیا جائے۔ خواہ وہ کسی قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہم ان کی کسی اور حیثیت کی طرف نہ دیکھیں، بجز قرآن کریم پر ایمان لانے کے پس ایسی جماعت ہی مخالفین پر غالب آئے گی۔ لیکن ان کا غلبہ انتقامی شکل میں نہیں ہوگا۔ بلکہ ہدایت اور ارشاد کے طریق پر ہوگا۔ جیسا کہ والد اپنی اولاد پر غالب ہوتا ہے۔ اب اس نظام کے خلاف جو بھی اٹھ کھڑا ہوگا۔ وہ فنا کر دینے کے قابل ہوگا۔" (ترجمہ از الہام الرحمٰن)

"ظالم بزدل ہوتے ہیں اور لڑائی میں شجاعت کے ساتھ موصوف وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو عادل ہوں۔ اور قتال فی سبیل اللہ صرف عادل ہی کر سکتا ہے۔ ہم نے یہ بات سمجھی ہے اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ عزیز اور محترم ہو، تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ممکن طریق پر سعی اور کوشش کرے ایسی حکومت کی تشکیل میں جس کی بنیاد ایسے قانون پر ہو۔ جس کے بارہ میں اس کو یقین ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ اور یہ سعی یقیناً اس شخص سے ہی ممکن ہو گی۔ جو عدل کو پسند اور ظلم کو ناپسند کرتا ہے۔ اور جو امت (جماعت) بھی عدل کے نقطہ نگاہ سے تشکیل پائے گی۔ تو ایسے لوگ ہی دنیا میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔" (الہام الرحمٰن)

"میرا یقین ہے کہ اسلام سے بہتر انسانیت کے لئے کوئی مذہب کوئی فلسفہ کوئی تمدن کوئی قانون میسر نہیں آ سکتا۔" (ذاتی ڈائری ص۹۲)

"میرا یہ غیر متزلزل یقین اور عقیدہ ہے کہ اسلام کا مستقبل بڑا روشن اور شاندار ہے۔ بے شک اسلام پوری قوت اور رعنائی کے ساتھ ایک بار پھر ابھرے گا۔ لیکن خارج میں اس کا ڈھانچہ وہ نہیں رہے گا جو اس وقت ہے۔" (ذاتی ڈائری ص۳۲)

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے مسلمانوں کی داء عضال (لا علاج بیماری) شاہ ولی اللہؒ کی حکمت کے مطابق دو چیزوں کو قرار دیا ہے۔

(۱) قرآن کریم کی حکمت عملی سے روگردانی

(۲) دولت و ملت کے تمام اخلاقی اور عملی مفاسد کا مرجع اور مدار اقتصادی عدم توازن کو قرار دیا ہے

(حزب ولی اللہ کی اجمالی تاریخ ص۲۱)

"جو امت قرآن کریم کا پروگرام نہیں اپنائے گی، وہ کبھی کامیاب نہ ہوگی

مسلمان قرآن کی عالمی تنظیمی دعوت کا پروگرام لیکر اٹھے تھے۔ اور پھر وہ اپنی اس تنظیمی دعوت میں کامیاب ہو گئے اور یہ صرف پچاس سال کی مدت یعنی واقعہ صفین کی تحکیم تک ہؤا۔

اب جب کوئی امت اپنی تنظیمی دعوت لے کر اٹھے گی تو وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوگی۔ جب تک وہ قرآن کے پروگرام کو نہ اپنائے۔

ہم نے یہ بات تحقیق سے دریافت کی ہے اور موجودہ دور میں عالمی تحریکات کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمارا ایمان اس بات پر پختہ ہو گیا ہے۔

لوگ بالعموم یہ جانتے ہیں کہ روسی انقلاب فقط ایک اقتصادی انقلاب ہے۔ ادیان اور حیات اخروی سے بحث نہیں کرتا۔

اور ہم ان روسیوں کے پاس بیٹھے ہیں اور ان کے افکار و خیالات ہم نے معلوم کئے ہیں۔ اور ہم نے بتدریج اور آہستہ آہستہ نرمی اور لطافت سے امام ولی اللہ کا پروگرام جو انہوں نے حجۃ اللہ البالغہ میں پیش کیا۔ ان روسیوں کے سامنے رکھا۔ تو انہوں نے اسے نہایت ہی مستحسن خیال کیا۔ اور ہم سے پوچھنے لگے کہ کیا کوئی ایسی جماعت اس وقت ایسی ہے جو اس پروگرام پر عمل کرتی ہو۔

جب ہم نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے بہت تاسف کیا اور کہنے لگے۔ اگر کوئی جماعت اس پروگرام پر عمل کرنے والی ہوتی۔ تو ہم ان کے ساتھ شریک ہو جاتے۔ اور ہم بھی ان میں داخل ہو کر ان کا مذہب اختیار کر لیتے۔ اور یہ بات ہمارے لئے آسان بنا دیتی۔ ہماری ان مشکلات کو جنہوں نے ہمارے پروگرام کو کسانوں میں نافذ کرنے سے روک رکھا ہے۔ یہ ان روسیوں کی بات کا بلاکم و کاست اور بغیر تحریف کے خلاصہ ہے۔

اس کے بعد مجھے یقین ہؤا کہ یہ لوگ ہمارے قرآنی پروگرام کو قبول کرنے کی طرف مجبور ہوں گے۔ اگرچہ ایک زمانہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ ہم آج کے دور میں عالمی تحریکوں میں سے کسی تحریک کو ایسا نہیں پاتے کہ وہ قرآنی تعلیمات کے خلاف اور مناقض ہو۔ جس طرح انقلابی روس کی تحریک قرآنی پروگرام کے مناقض اور مخالف ہے۔

اور با وجود اس کے وہ بھی مجبور اور مضطر ہیں کہ قرآن اور اس کے پروگرام کی طرف رجوع کریں۔ باقی تحریکات کا کیا پوچھنا۔

اور اسی چیز نے میرے ایمان میں زیادتی اور قوت پیدا کر دی ہے کہ ہدایت اور فلاح قرآن کے نزول کے بعد

بعد صرف قرآن کریم کے اتباع پر ہی موقوف ہے"۔

(الہام الرحمٰن صفحہ ۷۸)

"جب کوئی قوم ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے جو نبی کے واسطے سے ملاء اعلیٰ کی جانب سے نازل ہوتی ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کا پختہ عزم کر لیتی ہے تو ملاء سافل کے ملائکہ اپنی جبلت سے مجبور ہوتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کی مدد کریں۔ اور امداد کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ ملائکہ ان لوگوں کے دلوں میں فتح و کامرانی کے خیالات ڈالتے ہیں۔ اور کفار و مخالفین کے قلوب میں شکست و ہزیمت کے خیالات اٹھاتے رہتے ہیں۔

مومنین کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید ملائکہ کے ذریعہ اس وقت ہوتی ہے۔ جب وہ عمل کرنے کا پختہ عزم اور مؤکد ارادہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ بدر میں اسی طرح ہوا تھا۔

اور احد میں اس کے برخلاف واقعہ ہوا۔ جبکہ مجاہدین کے دلوں میں ہزیمت اور کمزوریوں کے خیالات سرایت کر گئے یہ ان کی بعض غلطیوں کی وجہ سے جو ان سے سرزد ہوئی تھیں اس لئے تائید الٰہی سے اس موقعہ پر محرومی ہوئی۔

یہ چیز قیادت کی بے تدبیری کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ قیادت تو اس وقت خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو رہے تھے۔ بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس دن بڑے عظیم کام انجام دیئے۔ اور لوگوں کے لئے مستقل دستور و قانون بنا دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ آیا شہر سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے یا شہر کے اندر ہی رہ کر شہر کی دیواروں کی پشت پناہی سے دشمن کے ہجوم کا مقابلہ کیا جائے۔ لوگوں کے خیالات مختلف تھے۔ اکثر نوجوان اور کچھ عمر رسیدہ لوگ (یہ زیادہ تر وہی لوگ تھے جو بدر میں پیچھے رہ گئے تھے) اس حق میں تھے کہ شہر سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے اور اس کے حملہ کو روکا جائے۔ اور اکثر شیوخ کی رائے تھی کہ شہر کے اندر ہی رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے مبارک ظاہر نہیں کی تھی تاکہ لوگ آزادی کے ساتھ اپنی اپنی رائے ظاہر کریں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک شیوخ کی رائے کے موافق تھی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو جانتے تھے کہ مسلمان اس وقت کمزور ہیں اور ممکن ہے کہ شہر سے باہر نکلنے پر دشمن ان کو حقیر نہ خیال کرنے لگ جائیں۔

لیکن اس کے برخلاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اکثریت کی رائے باہر نکلنے کی ہے۔ تو آپ نے اسی رائے کو اختیار فرما لیا، اور اپنی پہلی رائے ترک کر دی۔ کیونکہ اکثریت کی رائے تھی۔

اگر دیکھا جائے تو تمام روئے زمین پر یہ شوریٰ کا بہترین نمونہ اور قانون ہے۔ ہم نے اس سے بہتر کوئی قانون نہیں دیکھا لیکن افسوس کہ مسلمانوں کا ایسے شوریٰ سے اعراض معروف ہے اور بعد میں مسلمانوں نے اس شورائی نظام کی حفاظت نہ کی۔ اس کے برخلاف استبداد کے ڈھیلوں کو خوب یاد رکھا اور نتیجۃً اس سے اپنی حکومتوں کی بنیادوں کو متزلزل کیا۔ اور اپنی جہالت و نادانی کی وجہ سے اپنی سلطنتوں کے ستون گرا دیئے۔ اور پھر مستبد لوگ برسر اقتدار آگئے۔ جس سے اسلام کی اجتماعیت باطل ہو کر رہ گئی۔ بلکہ اجتماعیت کو سرے سے ہی انہوں نے گم کر دیا"۔

(الہام الرحمٰن صفحہ ۹۲ - ج ۲)

"خلافت اور رئیس کے باب میں صحیح نظریہ یہ ہے۔ کہ خلافت تین باتوں کی طرف تقسیم ہوتی ہے۔

(۱) خلافت بغیر جماعت کے قائم نہیں ہو سکتی۔

(۲) رئیس صرف اس جماعت میں سے ہو سکتا ہے

(۳) رئیس کا انتخاب صرف یہ ہی جماعت کر سکتی ہے براہ راست عوام اس کا انتخاب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ چیز بالآخر نزاع و فساد و تنازع و جھگڑا کا رخ اختیار کر لیتی ہے

ہمارے نزدیک اس معاملے کا صحیح رخ یہ ہے کہ جب امم مسلمہ میں سے کوئی امت یا جماعت ایسے آدمی کو آگے بڑھاتی ہے جو،

(۱) کتاب اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں اور آپ کی سنت و تعلیمات کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔

(۳) خلفاء راشدین کے حالات کو سب سے زیادہ جانتا ہو

(۴) ضرورت کے وقت مصلحت خاصہ کے مقابلہ میں مصلحت عامہ کو زیادہ ترجیح دینے والا ہو۔ یعنی مصالح خاصہ کو مصالح عامہ کے مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ قربان کرنے والا ہو۔

تو ایسا شخص مرکز میں اپنی امت کے لئے نمونہ (نمایندہ) ہوگا۔ اور جب اس قسم کے بہت سے نمایندے مرکز میں جمع ہوں تو ایک اچھی خاصی صالح جماعت مجتمع ہو جائے گی اور اقوام کی اجتماعیت بن جائے گی۔ اور یہ اجتماعیت (جماعت) کتاب اللہ کے اوامر کی تنفیذ کے لئے مسئول ہوگی (یعنی قرآن کریم کے قوانین جاری کرنا اس جماعت کی ذمہ داری ہوگی) اور جو قوم ایسی نمائندہ جماعت نہ بنا سکی تو اس کی ایک ذرہ کے برابر بھی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ خواہ وہ اپنی ماضی کی تاریخ کے پیش نظر پدرم سلطان بود کہنے والی ہو یا اپنی باطل آرزوؤں میں مگن ہو۔

جب ہم نے کتاب اللہ میں غور کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے حالات میں غور کیا تو ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ السابقون الاولون من المہاجرین و الانصار والذین اتبعوھم باحسان اس مرکزی جماعت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور ہمیں معلوم ہوا کہ درحقیقت یہی جماعت تھی۔ جس نے قرآن حکیم کے اوامر قوموں پر نافذ کئے اور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگئے یہی لوگ خلفاء اللہ فی الارض ہیں۔

یہی جماعت جب اپنے درمیان کسی کو اپنے رئیس کے منصب پر منتخب کرتی ہے تو اس کو خلیفہ کہتے ہیں۔

جب ایک خلیفہ فوت ہو جاتا ہے تو یہی جماعت دوسرے رئیس کو اس منصب کے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ امت کے افراد کو اس کے انتخاب میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ ہاں امت یہ کر سکتی ہے کہ کسی نمائندہ کو منتخب کر کے اس مرکزی جماعت کا رکن بنا لے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مدۃ الحیات خلیفۃ الخلفاء تھے۔

لیکن آپ کے بعد اس جماعت نے حضرت صدیقؓ عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ کو اسی طرح منتخب کیا۔

خلیفہ کا نصب و عزل اسی جماعت کے سپرد ہوتا ہے

اب اگر امم اسلامیہ میں سے کوئی امت چاہتی ہے کہ کتاب اللہ کے اوامر کا نفاذ ہو سکے تو ایسی مرکزی جماعت اسی طریق پر تشکیل دے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی (پاکستانی) افغانی، تورانی عربی یہ سب لوگ شرعی سلطنت کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن ایسی حکومت کی تشکیل نہیں کر سکتے۔ باوجودیکہ اوامر قرآنیہ کی تنفیذ آج بھی کوشش کرنے پر امم مسلمہ سے ممکن ہے۔ اگر سعی و کوشش ہی نہ کی جائے تو پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ اوامر نافذ ہوں۔ درحقیقت ان اوامر کی تنفیذ کے راستہ میں رکاوٹ اور مایوسی اور کوشش نہ کرنا یہ مستبد سلاطین اور فاجر قسم کے ملوک و امراء اور ان کے معاون لوگ اور عیش پسند علماء کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے"۔

(الہام الرحمٰن ج ۱ صفحہ ۳۰)

ربوٰ

"قرآن کریم میں خلافت الٰہیہ کے قیام سے مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک ایسی قوت پیدا کی جائے۔ جس سے اموال اور حکمت (علم و دانش) دونوں کو لوگوں میں صرف کیا جائے اور پھیلایا جائے۔ اب سودی لین دین اس کے بالکل منافی اور متناقض ہے۔ قرآن کریم کی قائم کی ہوئی خلافت میں ربوٰ کا تعامل کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اس کا جواز تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ نور و ظلمت کا اجتماع، ربوٰ (سود) سود خواروں کے نفوس میں ایک خاص قسم کی خباثت پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے یہ ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اگر یہ خرچ کرتے ہیں تو ان کے سامنے اس کا اضعافاً مضاعفاً نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سود کی وجہ سے اقتصادیات میں جو تنا د اور اخلاق فاضلہ کی تباہی اور بربادی اور فطرت انسانیہ میں بگاڑ اور لوگوں پر اقتصادی طور پر ضیق و تنگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس قدر ظاہر باتیں ہیں۔ جن کے بیان کی ضرورت نہیں اسی لئے قرآن عظیم نے سود کو روئے زمین سے مٹانے کا اعلان کیا ہے۔ اور انسانیت کو اس کے لینے دینے والوں کے شر اور ظلم سے چھڑانے کا اعلان کیا ہے۔

سب سے پہلے مواعظہ حسنہ کے ذریعے سودی کاروبار سے منع کیا ہے۔ اگر اس سے باز نہ آئیں۔ اور متنبہ نہ ہوں تو پھر ان کے خلاف سخت لڑائی کا اعلان کیا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو سطح ارضی سے مٹانے کا چیلنج کیا ہے۔ اور قرآن میں اس کی اساسی تعلیم بڑے محکم طریق پر دی گئی ہے۔ ربا سے منع کیا گیا ہے۔ سود خواروں کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔ لیکن پوری طرح رشد و ہدایت کے واضح ہونے کے بعد۔ اور اس کی مضرتوں کو پوری طرح کھول کر بیان کر دینے

کے بعد۔ یقیناً یہ رشد و ہدایت کے منافی اور خلاف ہے۔ اب اس کے خلاف جنگ یا کاروائی کرنا اکراہ نہیں ہوگا بلکہ عین انصاف کا تقاضا ہوگا۔ اسی طرح ایسی بڑی بڑی حکومتوں کو مٹانا اور منہدم کرنا ہے۔ جو اس لئے منظم کی جاتی ہیں۔ کہ سودی کاروبار کے ذریعہ اموال کمائیں۔ ان کے خلاف خدا اور رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ لیکن یہ کام جب ہی ہوگا۔ جبکہ مسلمانوں کی انقلابی قوت موجود ہوگی۔ جو عالم میں ایسا کرے گی۔ اب جو آدمی مسلمانوں کو ایسی قوت پر جمع نہیں ہونے دیتا۔ جو اس کی حکمت پر عمل پیرا ہوں۔ تو ایسا آدمی یا بزدل ہوگا۔ جس کو انسانیت کے کسی درجہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ یا جاہل ہوگا۔ جس کو قرآن کریم کی تعلیم اور حکمت کا علم نہ ہوگا۔ اور نہ اس نے قرآن میں کبھی تدبر کیا ہوگا۔

یا سخت مخالف ہوگا۔ جو قرآنی تعلیمات کی مخالفت کرتا ہے

بہرحال جو بزدل اور کمزور ہوگا۔ اس کو ہم کہیں گے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھ جائے۔

اور جو جاہل ہوگا۔ اس کو ہم تعلیم دیں گے۔ اور اس کی پوری طرح ان باتوں کی طرف راہنمائی کریں گے۔ جس میں اس کے لئے خیر اور بہتری ہوگی۔ اور جو معاند اور مخالف ہوگا۔ اس کو صفحہ ہستی سے مٹائیں گے۔ خواہ وہ سلطان ہو جو لوگوں پر تسلط جمائے ہوئے ہے یا دینی راہنما ہو"

(الہام الرحمٰن ج ۱)

"میں مطمئن ہوں کہ اسلام کا احیاء و نشاۃ ثانیہ میں دو اصولوں پر ہوگا۔

(۱) اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

اور جو آدمی ہماری اس بات پر متفق ہو، وہ ہماری جماعت کا فرد ہوگا۔ یہی ایک کلمہ تمام امور کے لئے کفایت کرنیوالا ہے

(۲) سود (ربا) کی قطعی حرمت، اور اپنی پوری قوت وطاقت کے ساتھ اس کو روکنا اور سود کھانے والوں کے خلاف اعلان جنگ کرنا۔

مسلمان ان دونوں اصولوں پر عمل پیرا ہوئے بغیر کسی طرح زندہ نہیں رہ سکتے۔" (الہام الرحمٰن ج ۱)

"جب مسلمان تمام قوموں میں سے ظلم اور جہالت دور کرنے کا پکا ارادہ کرلیں۔ اور اس پر اپنی جان کی بازی لگادیں تو وہ ضرور غالب آئیں گے۔ یہی انقلاب ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالےٰ بھی ان کی مدد کرے گا۔ اور ان کی انقلابی جماعت چاہے وہ چھوٹی ہی ہو، بہت بڑی ارتجاعی طاقت پر غالب آجائے گی۔ کیونکہ اس انقلاب کی بنیاد علم، عقل اور عدل پر ہے۔ یہ انقلاب سب لوگوں کو اپنے ساتھ ملائے گا۔ ویثبت اقدامکم (تمہارے پاؤں مضبوطی سے گاڑ دیگا) جب تک کوئی چیز سوسائٹی کے صرف عقلمند طبقے میں رہتی ہے اور عوام میں نہیں آتی وہ پائیدار نہیں ہوتی۔ لیکن جب وہ عوام میں گھر کرلیتی ہے۔ وہ پائدار اور مضبوط ہوجاتی ہے"۔

(قرآنی انقلاب اور جنگ ص ۵۱)

"ہمارے زمانے میں جب وہ مکمل نظام موجود نہیں، جس کے بن ہونے پر جہاد کی تحریک ملک میں جاری کی جاسکے جہاد کا ایسا نظام پیدا کرنے کی تیاری کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا خود جہاد۔ پس اب ہر ایک عالم و عامی کا فرض ہے کہ وہ قرآن حکیم کو غالب کرنے کے لئے لادینیت کی ہر شکل کے خلاف انقلاب لانے کی پوری پوری کوشش کرے اور اگر اس میں اسے مال و جان کا نقصان برداشت کرنا پڑے تو برداشت کرے"۔

(جنگ انقلاب ص ۸۱)

"کہ دنیا سے ظلم کو دور کیا جائے۔ چاہے کسی شکل میں ہو۔ اور اسے دور کرکے قرآن حکیم کی حکومت پیدا کی جائے مثلاً ہمارے زمانے میں معاشی ظلم انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اور یہاں عدم توازن کی وجہ سے عام لوگوں کی یہ حالت ہے، کہ اکثر لوگ غذا نہ ملنے یا ناقص غذا ملنے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اور صحیح تعلیم نہ ہونے کے سبب سے اپنے انسانی فرائض ادا نہیں کرتے۔ اور نہ ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ انہیں اس حالت سے نکال کر ایسے حالات پیدا کرنا کہ وہ فکر معاش سے نجات پا کر اللہ کی یاد میں لگ سکیں۔ ہر ایک اس شخص کا فرض ہے۔ جو قرآن حکیم کی تعلیم کو مانتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ جان اور مال کی قربانی کے بغیر نہیں ہوسکتا"۔ (جنگ انقلاب ص ۸۶)

ہم ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے پہلی عمومی جنگ (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) میں حصہ لیکر بعض باتیں اپنے تجربے سے ... جان چکے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے دینی علوم اور ارشاد و احسان بہترین عملوں میں سے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان عملوں سے کسی حالت یا کسی شکل میں کافروں کی مدد نہ ہوتی ہو۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ ان نیک عملوں کو بھی بیکار اور بے اثر کردیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی صوفی اپنے مریدوں کو اللہ اللہ کرنے میں اتنا لگائے رکھتا ہے کہ وہ انہیں قرآن حکیم کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے تیار نہیں کرسکتا۔ اور اس طرح کافروں کو فائدہ پہنچتا ہے، تو ان نیک عملوں کے فائدہ مند ہونے میں شبہ ہے"۔

(انقلاب جنگ ص ۸۶)

"اگر تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور قرآن حکیم کو غالب کرنے کی تحریک میں جان و مال سے کوشش نہ کی۔ تو کوئی دوسری جماعت اس کام کے لئے تیار ہوجائے گی۔ جو مال بھی خرچ کرے گی اور جان بھی لٹائے گی۔ وہ تم جیسی سست اور کاہل اور جان و مال سے دریغ کرنے والی جماعت نہ ہوگی مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم کا انٹرنیشنل نظام بہت بڑی قربانی کا طالب ہے۔ اس راہ میں بہت خطرے ہیں لیکن آخر کار بین الاقوامی غلبہ اور عزت ہے۔

اللہ کے فضل سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کی ہوئی جماعت نے جان اور مال سے کسی جگہ بھی دریغ نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ جماعت کل قومی انقلاب کا مرکز بن گئی۔ اور وہ انقلاب حضرت عثمانؓ کے زمانے تک مکمل ہوگیا۔

اس کے بعد جب عربوں نے اس بین الاقوامی تحریک کو قومی بنالیا اور رفتہ رفتہ جان و مال سے دریغ کرنے لگے تو عجمی قومیں غالب آگئیں۔ قرآن کی سرمایہ شکن طاقت بہرکیف غالب رہنی چاہیئے۔ جب اس کی سرمایہ شکنی میں فرق آئیگا اور سرمایہ پرستی پیدا ہوگی ضرور انقلاب آئے گا۔ اور کوئی نہ کوئی سرمایہ شکن طاقت اوپر آجائے گی۔ لیکن قرآنی انقلاب وہ ہے۔ جس میں سرمایہ شکنی کے ساتھ خدا پرستی شامل رہے گی"

(جنگ انقلاب ص ۹۷)

مسلمانوں کی جماعت میں، جو ایک عظیم الشان بین الاقوامی انقلاب کی داعی ہے، شامل ہونا، اللہ تعالےٰ کے کمزور بندوں کی خدمت کرکے خدا تعالےٰ کے ہاں سرخروئی حاصل کرنا، بہت بڑی رحمت ہے"۔

(جنگ انقلاب ص ۷۹)

جہنمیوں سے جب ناکامی کے اسباب پوچھے جائیں گے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یعنی انسانی بھلائی کے اس پروگرام پر عمل نہ کرتے تھے جو اتحاد فکر اجتماعیت اور مساوات وغیرہ بیسیوں بھلائیاں سکھاتا ہے اور جس کا انتہائی معراج اللہ کے ساتھ تعلق ہے۔ یاد رہے کہ انسان کے قلب میں خداشناسی کی جو قوت چھپی ہوئی ہے۔ جب اسے نماز ترقی دیتی ہے تو انسان کے اندر ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ گویا وہ اس آئینے میں خدا کو دیکھ رہا ہے۔ یہ تجلی جو اسے اپنے قلب میں نظر آتی ہے۔ انسان کبیر۔ امام نوع انسانی کے قلب کی تجلی کا پرتو ہوتی ہے۔ یہاں تک ترقی کر جانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان انسانیت کے تقاضوں کو خدا کا حکم سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو خدا کے کمزور اور مسکین بندوں کا چاکر (خدمت گذار) سمجھنے لگ جاتا ہے جسے کسی دوسرے بندے کے حقوق چھیننے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اب وہ ہر وقت خدمت انسانیت کے لئے تیار رہتا ہے اور اسے خدا کی عبادت کا جزو جانتا ہے"

(دستور انقلاب ص ۲۰۴)

اس وقت یورپ میں امپیریلزم کے ردعمل کے طور پر جو غلط سیاست اور غلط مذہبیت کی پیداوار تھا۔ کیمونزم (   ) پیدا ہوچکا ہے۔ اس میں خدا کا انکار لازم ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے انکار کی وجہ ہی سے وہ بھی امپیریلزم کی شکل اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ اس کا پہلا قدم استعماریت (   ) ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ امپیریلزم ہوگا۔ اسے اس دوسری بڑی جنگ (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) میں امپیریلسٹ طاقتوں کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے اسے اپنا کمنٹرن (   ) یعنی بین الاقوامی نظام توڑ کر

ان سرمایہ دار طاقتوں کے ساتھ مصالحت کرنی پڑی۔)

نام نہاد کمیونزم میں جس قدر مسکین نوازی ہے اس سے کہیں زیادہ مسکین نوازی امام ولی اللہؒ کے فلسفے میں ہے۔ اور اس میں مزدور اور کاشتکار کے حقوق کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کی بنیاد خدا کے صحیح اور صاف تصور پر ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک کارکن اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس زندہ تصور کے ساتھ گذارتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے سامنے ہے یا کم از کم یہ کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ وہ یہ تصور بھی ایک زندہ اور پائیدار شکل میں اپنے سامنے رکھتا ہے کہ اگر اس نے کم تولا یا کسی کے حق کو ناجائز طور پر پاؤں تلے روندا تو وہ دنیا میں بھی سزا پائے گا۔ اور مرنے کے بعد بھی اسے خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے عملوں کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ امام ولی اللہ صاحبؒ کی حکمت اسے یہ بھی سکھاتی ہے کہ قرآن حکیم پر عمل کرنے والے کارکن کو خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے اپنے عمل کا بدلہ لینا ضروری نہیں۔

انسان بیشک اس لئے پیدا ہوا ہے کہ دنیا میں قرآن حکیم کی حکومت بین الاقوامی درجہ پر چلائے۔ لیکن وہ اس حکومت کے ذریعے سے اپنے لئے یا اپنے خاندان کے لئے کوئی فائدہ حاصل کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ قرآن حکیم کی تعلیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی حکومتیں بے نظیر ثابت ہوئیں۔ اور آج تک دنیا ان کی مثال پیدا نہیں کر سکی۔ اب اس دور میں بھی امیر المومنین سید احمد شہیدؒ (۱۸۳۱-۱۷۸۶) اور ان کے ساتھیوں نے انہی اصول پر اس نمونے کی حکومت پیدا کر کے ایک دفعہ پھر دکھا دی اور ثابت کر دیا کہ اس قسم کی حکومت پیدا کرنا ہر زمانے میں ممکن ہے۔ قرآن حکیم کے ماننے والوں کے لئے اس میں بہت بڑی عبرت اور ذمہ داری ہے۔" (عنوان انقلاب ص۵۹)

" جو لوگ ہمت اور طاقت کے باوجود جہاد میں حصہ نہیں لیں گے۔ انہیں دوسری قوم کی غلامی کے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور جو لوگ اس عذاب غلامی میں مبتلا ہونے کے باوجود اس سے بچنے کی پوری کوشش نہ کریں گے، انہیں اس میں مبتلا رکھا جائے گا۔"

(عنوان انقلاب ص۹۷)

"مشاورت کا مسئلہ اسلام میں بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن اسلامی حکومتوں کو شوریٰ سے خالی کر کے مطلق العنان انسان جاہل حکمرانوں اور امیروں کا کھیل بنا دیا گیا۔ وہ مسلمانوں کی امانت (سرکاری خزانے) سے اپنی شہوت پرستیوں پر روپیہ صرف کرتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی مصلحت کے مقابلے میں خیانتیں کرتے ہیں۔ اور ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اس قسم کی غلطیوں کا خمیازہ مسلمانوں کو صرف اس غلط تفسیر کی وجہ سے بھگتنا پڑا۔ ورنہ ہر ایک مسلمان ایک حاکم کے اوپر ننگی تلوار ہے۔ وہ حاکم کیوں قانون الٰہی کی اطاعت نہیں کرتا؟ اگر وہ اطاعت نہیں کرتا تو کس بنا پر ہم سے اطاعت کا طلبگار ہوتا ہے۔ یہ طاقت مسلمانوں میں پھر سے پیدا ہو سکتی ہے اور اس سے ان کی جماعتی زندگی آسانی کے ساتھ قرآن کے مطابق بن سکتی ہے"

(عنوان انقلاب ص۱۲۶)

" واقعہ یہ ہے کہ جس دن سے مسلمانوں نے موت قبول کرنے کا یہ فکر چھوڑا ہے۔ اسی دن سے ان کی حکومتیں برباد ہونے لگی ہیں۔ اب ہم اس حالت کو دیر تک برداشت نہیں کر سکتے۔ ہماری زندگی ایک دردناک عذاب میں مبتلا ہے"۔ (عنوان انقلاب ص۱۰۲)

"آسمان کی بادشاہی تو فرشتوں کے ذریعے سے ہے زمین کی بادشاہی اس جماعت کے ذریعے سے قائم ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کو زمین میں چلائیں گے۔ یہ انقلاب حضرت عثمانؓ کی شہادت تک رہا۔ اس وقت حجاز میں خدا کی بادشاہی قائم تھی۔ قرآن کا قانون تھا۔ اور اس پر عمل کرنے والی ایک جماعت تھی۔ وہ اپنے آپ کو قانون کا مالک نہیں سمجھتی تھی۔ بلکہ اپنے آپ کو خدا کا نائب سمجھ کر اس کے حکموں کو بجا لاتی تھی اور ان پر عمل کراتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خدا کا نائب (خلیفۃ اللہ) بن کر اپنے ساتھیوں کو جو خدا کے قانون کی عزت اور وقار قائم کرنے میں آپؐ کے شریک تھے۔ اپنے ذریعہ سے خدا کا نائب (خلیفۃ اللہ) بنا دیا"۔

عنوان انقلاب ص۵۷)

" قانون کی پابندی کا انتظام ایک جماعت کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے اور وہ حکومت کرنے والی جماعت ہی ہو سکتی ہے۔ قانون کا انتظام کرنے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ امانت دار ہو، اور اپنا فرض ادا کرنے والی ہو۔ صحیح طور پر قانون کی پابندی کرنے والی جماعت کا سب پہلا کام یہ ہوگا کہ وہ قانون کی تعلیم عام لوگوں کو اس طرح دینا شروع کرے، جیسے باپ اپنی اولاد کو پڑھاتا ہے۔ پھر قانون کی مخالفت کرنے والوں کو سزا دینا بھی انہی لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگا۔ وہ مخالف جماعتیں یا تو اس پارٹی کے اندر ہوں گی یا باہر۔ جو اندر ہوں گی، انہیں قانون توڑنے کی سزا دینے کا نام تعزیر ہے۔ اور جو باہر ہوں گی، ان سے جنگ کرنی پڑے گی۔ تعزیر اور جنگ دونوں میں جتنی قوت استعمال کرنی ضروری ہے۔ اتنی ہی استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ قانون چلانے والی پارٹی عام لوگوں سے فقط قانون کی پابندی کرائے گی اور ان کی طرح خود بھی اس قانون کی پابندی کرے گی۔ وہ ان سے اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرائے گی کیونکہ یہ ظلم ہے۔ قانون کی صحیح پابندی کے لئے عربی زبان میں اصطلاحی لفظ تکلیف بول جاتا ہے"

(ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ تمہید باب ۱؎)

"میں نے حضرت شیخ الہندؒ کے حکم سے ۴ر شوال ۱۳۳۳ھ کو ہندوستان چھوڑا، اور حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ کی خواہش پر اوائل ۱۳۵۸ھ میں واپس آیا۔ اس عرصہ میں ایسے حالات سے دوچار ہوتا رہا ہوں کہ کبھی موت کے منہ میں جا کر بچ نکلا اور کبھی غلبۂ یاس کے برے اثرات سے بچنے کے لئے ایسی جماعتوں سے متحد ہو کر کام سوچتا رہا۔ جن سے بحالت اطمینان شاید معمولی طور پر ملنا بھی جائز نہ سمجھتا"۔ (خطبات ص۸۲)

"میں پنجاب کے ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوا، اور بچپن سے دریائے سندھ کے کنارے جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان میں پرورش پائی، یہیں میں نے اسلام کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ اسلام میں نے ایک پنڈت سے سیکھا ہے۔ ہمارے ملک میں برطانوی قبضہ کے بعد دو دفعہ ہندو سوسائٹی کی اصلاح شروع ہوئی۔ دونوں میں اس قدر فرق ہے جیسے ایکسٹریمسٹ اور ماڈریٹ میں ہوتا ہے

پہلی دفعہ پنڈت اننت رام نے پرانوں کی شرک آمیز تعلیم کا اسلامی توحید سے مقابلہ کیا۔ اور آخر میں خود مسلمان ہو گیا۔ وہ مسلمانوں میں پنڈت مولوی کے نام سے مشہور رہے۔ اس کی تحریک پنجاب میں خوب پھیلی، سینکڑوں ہندو نوجوان مسلمان ہو گئے۔ میں ۱۶ برس کی عمر میں ۱۸۸۷ء میں اس کی کتاب تحفۃ الہند کو بار بار پڑھنے سے اسلام لایا۔ میں نے اپنا نام عبید اللہ پنڈت مولوی کے نام پر خود رکھا ہے۔ میں نے اپنے ہم جماعت طالبعلموں سے نماز پڑھنی سیکھ لی۔ اس زمانہ میں جب میں گھر پر تنہائی میں نماز پڑھتا تو اس قدر سرور حاصل ہوتا جو اب تک باوجود اس قدر علم پڑھنے کے اور عمر گذارنے کے کبھی کبھی وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک کو انتہا پسند سمجھنا چاہیئے۔ (خطبات ص۱۰۳)

"میرا خیال ہے اسی طرح اگر نیا اصلاح شدہ عربی نصاب ہمارے مدارس میں غالب آگیا تو یقین مانیئے کہ ہم حجۃ اللہ البالغہ جیسی کتاب سمجھنے سے عاری ہو جائیں گے ہمارا اپنا فلسفہ جب ذہن سے نکل گیا تو ہم ہر طرح بھٹک جا سکتے ہیں"۔ (خطبات ص۹۶)

"ہندوستانی مسلمان دو سو برس سے سوتا رہا ہے اس نے اپنے اعلیٰ درجہ کے مفکرین کی بے قدری کی۔ اس نے اپنے خیر خواہوں کو دشمنوں کے ہاتھ قتل کرایا۔ اس قسم کی غلطیاں شمالی ہند اور جنوبی ہند کے مسلمانوں کی اکثریت سے تنہا تنہا بار بار ہوتی رہی ہیں۔ ورنہ ٹیپو سلطانؒ اور مولانا محمد اسماعیلؒ کی جماعتیں یوں شہید نہ ہوتیں۔ انقلاب کا مرکز بننے کی جو قدرتی صلاحیت ہندوستان کے مسلمان میں مضمر تھی۔ ان غلطیوں سے وہ انفرادی استعداد برباد ہو چکی ہے"۔ (خطبات ص۱۲۷)

(باقی ص۱۲ پر)

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور ڈ...

حکومت نے جبر و تشدد کی پالیسی ترک نہ کی تو اس...

خان پور کو حکمران ٹولے نے جان بوجھ کر غرق کیا ہے

حکومت نے امدادی کاموں کا محض ڈھونگ رچا رکھا ہے (امیر مرکزیہ)

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے گذشتہ روز مکی مسجد رحیم یار خاں میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں سیلاب آچکا ہے۔ جس سے جانی مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کی تلافی بھی ممکن ہے۔ لیکن مجھے خطرہ نظر آرہا ہے کہ اس سیلاب کے بعد ایک اور سیلاب آنے والا ہے۔ جس میں ایمان کا خطرہ نظر آتا ہے وہ خطرہ مرزائیت کا ہے۔ آپ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے جو امدادی فنڈ سیلاب زدہ عوام کے لئے قائم کیا ہے اس میں کارکنوں کی جدوجہد قابل تحسین ہے۔ جمعیۃ کے کارکن بیس بیس میل تک پیدل گئے اور سیلاب زدہ عوام کی خدمت میں مصروف رہے۔ سیلاب زدہ عوام کی خدمت ایک فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود جا کر سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا تو وہاں عوام نے جمعیۃ کے کارکنوں کی تعریف کی کہ جمعیۃ کے کارکن ہماری ہر امداد کرتے ہیں انہوں حکومت کے امدادی کاموں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے محض امدادی کاموں کا ڈھونگ رچا کر عوام کو طفل تسلیاں دینے کی کوشش کی ہے۔

قادیانی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ فرنگی سامراج کے زمانہ میں بھی اتنی قادیانیوں کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخے شائع کر کے ملک میں تقسیم کریں۔ صرف بلوچستان میں فورٹ سنڈیمن کی تحصیل میں تین ہزار نسخے تحریف شدہ قرآن پاک کے تقسیم کئے۔ لیکن جمعیۃ کے نوجوانوں اور بلوچستان کے غیور مسلمانوں نے بہادری کا ثبوت دیتے ہوئے پوری تحصیل میں ہڑتال کرادی اور حکومت کو مجبور کر دیا کہ مرزائی افسروں کو ضلع ژوب سے نکالا جائے۔ چنانچہ مرزائی افسران کو وہاں کے عوام نے نکلوا دیا۔

آپ نے فرمایا کہ آج بعض حضرات جمعیۃ میں ڈکٹیٹرانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم نہ جماعت اور نہ ملک میں آمریت کو برداشت کرتے ہیں بلکہ ہر شخص کو جماعت کی پالیسی پر چلنا ہوگا کوئی کارکن چاہے بڑا ہو یا چھوٹا جماعت کی پالیسی کی خلاف ورزی پر اسے جماعت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔

امیر محترم نے نوجوان علماء اور بہادر طلباء سے عہد لیا کہ ہم ملک میں مرزائیت کو اقلیت قرار دینے کے لئے اپنی جان کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ حضرت امیر نے فرمایا کہ بلوچستان سے فوج کو واپس بلایا جائے اور سرحد سندھ پنجاب میں بھی ظلم و زیادتی کو بند کرنا چاہیئے، ورنہ ملک میں شدید بحران پیدا ہوگا۔ جس کی ذمہ داری حکمران طبقہ پر عائد ہوگی۔

حضرت امیر نے ایک اخباری نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ خان پور کو جان بوجھ کر تباہ کرایا گیا۔ جس کی تمامتر ذمہ داری حکمران ٹولہ پر عائد ہوتی ہے۔۔۔۔ گورنر پنجاب نے اپنی پارٹی کے اشارہ پر یہ کام کیا۔ جو سراسر ظلم کے مترادف ہے۔ انہوں نے حکومت کے امدادی کاموں پر کڑی نکتہ چینی کی۔ بعد میں حضرت دورہ قرآن پڑھانے کے لئے خیبر میل کے ذریعہ حیدرآباد سندھ تشریف لے گئے۔ رحیم یار خاں میں مقامی کارکنوں نے الوداع کیا

جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ کا سہ ماہی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عمومی کا سہ ماہی اجلاس ۲۷ ستمبر بروز جمعرات صبح $9\frac{1}{2}$ بجے مکی مسجد بخاری روڈ (نزد ڈیوڑھا پھاٹک) گوجرانوالہ زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب امیر ضلعی جمعیۃ منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب وقت مقررہ پر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

(مولانا) محمد الطاف، ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ

بقیہ — لاہوری مرزائی

بھی اس موضوع پر بات کریں اور انہیں اس "حقیقت" کو تسلیم کروائیں۔ کیونکہ جب آپ انہیں اسلام کی سرگذشت کا "آخری باب" نابغہ عصر اور عبقری اسلام کہتے ہیں تو آپ کا کچھ تو خیال فرمائیں گے۔ پروردگار عالم سب کو استقامت بخشے اور وہ ہمارے دین و ایمان کا محافظ ہو

میں حکومت کی غنڈہ گردی کے باوجو...

پیش کرنے والے کارک...

گرفتاری سے قبل حضرت...

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مرشدی و مولائی ح... کے بعد تقریباً $3\frac{1}{2}$ بجے جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ سے گر... آف پاکستان رولز کے تحت عمل میں آئی ہے۔ آپ کو گس...

حضرت مولانا انور مدظلہ کی گرفتاری سے قبل پولیس نے جامع مسجد کو گھیرے میں لے لیا۔ آپ جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد حسب معمول ارادت مندوں کے حلقہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آکر بتایا کہ آپ کو باہر انسپکٹر صاحب یاد کر رہے ہیں۔ حضرت فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ انسپکٹر صاحب نے حضرت کو گرفتاری کے احکام کے بارے میں بتایا تو حضرت مسکراتے ہوئے ساتھ چل پڑے۔ پولیس انہیں ساتھ کوتوالی لے گئی۔ جہاں سے آپ کو نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا۔

اس سے قبل جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عوام کے بنیادی حقوق اور جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد میں حصہ لینا ہمارا ملی و دینی فریضہ ہے اور اس جدوجہد میں ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

آپ نے کہا، موجودہ حکومت نے ظلم و تشدد کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ اور غنڈہ گردی کا راج قائم کر رکھا ہے۔ مہنگائی، بیروزگاری اور بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور حکومت نے آئین اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے قانون کے احترام کو مجروح کیا ہے اور سیاسی قیدیوں اور جمہوری جنگ لڑنے والے مجاہدین پر جو شرمناک تشدد کیا جا رہا ہے وہ سمگلروں ڈاکوؤں اور بدمعاشوں پر بھی نہیں کیا گیا۔ آپ نے متحدہ جمہوری محاذ کی تحریک کو بروقت اور ناگزیر قرار دیتے ہوئے ظلم تشدد اور غنڈہ گردی کے شرمناک مظاہروں کے باوجود گرفتاریاں پیش کرنے پر محاذ کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ میں ان جیالوں کو سلام پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اس بربریت کے باوجود اپنے آپ کو اس عظیم جدوجہد کے لئے پیش کیا۔ آپ نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ

…فنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لئے گئے

…کا انجام بھی پہلی حکومتوں سے مختلف نہ ہوگا

بلوچستان میں نیپ اور جمعیۃ کے چار رہنماؤں کو آٹھ سال قید بامشقت کی سزا

سزا پانے والوں میں جمعیۃ کا ایک اور نیپ کے تین رہنما شامل ہیں

کوئٹہ ۱۶ ستمبر۔ نیپ کے تین راہنماؤں اور جمعیۃ علماء اسلام کے ایک راہنما کو آٹھ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ قلات ڈسٹرکٹ کے اسسٹنٹ کمشنر کی زیر نگرانی مستونگ میں قائم کئے گئے ایک ٹریبونل نے ان راہنماؤں کو دفعہ ۱۲۱ اور دفعہ ۱۲۴ کے تحت سزا دی گئی ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی کے سزا یافتہ راہنماؤں میں ملک محمد یوسف ملک فیض محمد اور حاجی میر محمد افضل شامل ہیں۔ جبکہ جمعیۃ کے راہنما کا نام حاجی میر قطب خاں ہے۔

ایک جائز مطالبہ

انجمن رفاہ عامہ چک $\frac{59}{15}$ براستہ میاں چنوں تحصیل خانیوال کے صدر محمد اشرف صاحب نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے نام ایک خط میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ آج کے نازک دور میں جبکہ ہر طرف مہنگائی کا دور ہے اور حکومت نے مہنگائی کے پیش نظر ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے۔ دیہاتی حلقوں میں محکمہ ڈاک کے پوسٹ مینوں کو صرف ۳۷ روپے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ جبکہ ان کے ذمہ ڈاک کی تقسیم کے علاوہ سیونگ بینک اور ریڈیو لائسنس کا کام بھی ہوتا ہے۔ اور اب شناختی کارڈوں کا کام بھی ان کے ذمہ لگایا جا رہا ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ دیہاتی پوسٹ مینوں کو مستقل ملازم قرار دے کر دوسرے ملازمین کی طرح ان کی تنخواہیں متعین کرے، تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔

مولانا شمس الدین کو مبارکباد

نوشکی۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع چاغی بلوچستان کے امیر مولانا حاجی صالح محمد نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم اور مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی مکمل تائید کرتے ہوئے ضلع چاغی کے کارکنوں کی طرف سے اعتماد کا اظہار کیا۔

آپ نے ظلم و تشدد کے مقابلہ میں ڈٹ جانے پر مولانا شمس الدین امیر صوبہ بلوچستان کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ مولانا شمس الدین نے عظیم روایات کو زندہ کیا ہے۔ اور اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شاندار کردار ادا کیا ہے

دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کا سالانہ جلسہ

● — دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت جناب پیر بشیر احمد صاحب سیالکوٹ منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب۔ مولانا فیروز خاں صاحب۔ مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب مولانا زاہد الراشدی اور الحاج سید امین گیلانی نے خطاب کیا۔ مقررین نے حکومت کے ظلم و تشدد کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ ظلم و ستم کی پالیسی کامیاب نہیں ہوگی۔ اس لئے حکومت عوام کے مطالبات تسلیم کرے۔

● — جمعیۃ علماء اسلام ڈسکہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد فیروز خاں نائب امیر ضلع سیالکوٹ بمقام دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت قطب زماں مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہ۔ ولی ابن ولی مولانا عبیداللہ انور مدظلہ اور مرکزی مجلس شوریٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ جمعیۃ میں انتشار پھیلانے والوں کی مذمت کی گئی۔ نیز متحدہ جمہوری محاذ کے فیصلوں کی مکمل تائید کی گئی۔ اور ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے کا عزم ظاہر کیا گیا۔ اس اجلاس میں ملک میں بڑھتے ہوئے غیر جمہوری ہتھکنڈوں، تشدد اور غنڈہ گردی اور محاذ کے گرفتار شدہ لیڈروں کے ساتھ غیر انسانی اور غیر قانونی برتاؤ پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔

● — ڈسکہ میں جمعیۃ کی مقامی شاخ نے سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے ۲½ ہزار روپیہ فنڈ جمع کر کے ادویات خوراک اور کپڑوں کی صورت میں تحصیل ڈسکہ کے متاثرین کی امداد کی اور ان کی مزید حاجات کے متعلق معلوم کیا۔ ابھی تک مزید کارکنان جمعیۃ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔

(ڈاکٹر رؤف عابد بھٹی
ناظم نشریات جمعیۃ علماء اسلام ڈسکہ)

…بحالی جمہوریت کیلئے گرفتاریاں

…وں کو سلام کرتا ہوں

…مولانا عبیداللہ انور کا خطاب

…ضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم کو ۱۴ ستمبر کو نماز جمعہ …تار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت کی گرفتاری ڈیفنس …ی نامعلوم مقام پر نظر بند کر دیا گیا۔

جبر و تشدد کی پالیسی ترک کر کے عوام کے مطالبات تسلیم کرے، ورنہ اس کا حشر بھی پہلی جابر حکومتوں کی طرح ہوگا۔

آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ متحدہ محاذ کا ساتھ دیں اور حکومت کے ظالمانہ اقدامات پر خاموش رہنے والے مفاد پرست اور نام نہاد سیاسی اور مذہبی لیڈروں کے فریب میں نہ آئیں۔ (مدیر)

جمعیۃ جلال پور پیروالہ کی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام جلال پور پیروالہ کا اجلاس قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود اور دیگر اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ کارکنان مرکز کے ہر فیصلہ کے پابند رہیں گے۔ کارکنان کا اجلاس پنجاب و سندھ کے سیلاب کے متاثرین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ مختلف سیاسی و سماجی اور فوجی خدمات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سیلاب زدگان کی مالی امداد کی جائے۔ مکانات کی تعمیر کے لئے قرضے دیئے جائیں۔ کسانوں کو تقاوی قرضے، بیج اور کھاد کی سہولیات مہیا کی جائیں۔

اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شہر جلال پور پیروالہ کے ارد گرد حدود کمیٹی تک بند بنایا جائے تاکہ پرانے شہر اور نئی آبادی کو سیلاب سے بچایا جائے۔

جمعیۃ کا اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیاسی کارکنوں پر تشدد بند کیا جائے تاکہ ملک خانہ جنگی اور تباہی سے بچ سکے۔ بلکہ حکومت اور حزب اختلاف مفاہمت کی راہ نکالیں۔ اجلاس میں بلوچستان کے راہنماؤں کی گرفتاری کی مذمت کی گئی۔ ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

جبر و تشدد کی حکومت کا خاتمہ ہو کر رہے گا (مفتی اعظم)

فقیر محمد خاں ضلع ہزارہ جمعیۃ کے امیر منتخب کر لئے گئے

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے گذشتہ دنوں ضلع ہزارہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ آپ نے بٹگرام، مانسہرہ، بفہ، ایبٹ آباد، ہری پور اور دیگر مقامات پر جماعتی کارکنوں کے اجتماعات اور عام جلسوں سے خطاب فرمایا اور پُر ہجوم جلوسوں کی قیادت کی۔ ہر مقام پر عوام اور خصوصاً کارکنان جمعیۃ نے آپ کا شاندار خیر مقدم کیا۔

حضرت مفتی صاحب نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے ملکی صورت حال پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بھٹو گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ظلم کبھی کامیاب نہیں ہوتا مسٹر بھٹو یہ سمجھ رہے ہیں کہ جبر و تشدد کے ذریعہ ان کے اقتدار کو شاید دوام مل جائے۔ مگر یہ ان کا وہم ہے۔ جبر و تشدد کی حکومت کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔ آپ نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں وقف کر دیں۔

انہی دنوں مانسہرہ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کی مجلس عمومی کا اجلاس ظفر پارک مانسہرہ میں زیر صدارت مولانا کریم عبدالصمد صاحب نائب امیر ضلع منعقد ہوا جس میں مجلس عمومی کے کم و بیش ۵۰۰ ارکان نے شرکت کی۔ ضلعی ناظم عمومی مولانا محمد یوسف نے مولانا عبدالحکیم کے جمعیۃ سے اخراج کے بارے میں امیر مرکزیہ کا حکم پڑھ کر سنایا۔ اور حسب ایجنڈا ان کی جگہ نئے امیر ضلع کے لئے بٹگرام کے معروف راہنما اور انتھک کارکن جناب خان فقیر محمد خاں صاحب کا نام پیش کیا۔ جو تمام ہاؤس نے بالاتفاق منظور کر لیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالحکیم نے جو اجلاس میں موجود تھے گڑبڑ کی کوشش کی۔ مگر ارکان کے جوش و خروش کا سامنا نہ کر سکے۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا ہزاروی اور ان کے رفقاء کے جمعیۃ سے اخراج کے بارے میں امیر مرکزیہ اور مجلس شوریٰ کے فیصلہ کی مکمل تائید کرتے ہوئے مرکزی قیادت کو اعتماد و تعاون کا یقین دلایا گیا۔

اجلاس کے اختتام پر ارکان مجلس عمومی نے نئے امیر ضلع جناب فقیر محمد خاں کو جلوس کی شکل میں شہر کے مختلف بازاروں کا دورہ کرایا اور عوام نے پرجوش نعروں سے جمعیۃ کے نئے ضلعی قائد کا خیر مقدم کیا۔ اس دوران بھی مولانا عبدالحکیم صاحب اور ان کے ساتھ پیپلز پارٹی کے لٹھ بردار غنڈوں نے مزاحمت کی کوشش کی۔ مگر جلوس کے شرکاء نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور وہ

بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

کے مصداق بالآخر پسپا ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

قائد جمعیۃ کے دورۂ ضلع ہزارہ اور نئے امیر ضلع کے انتخاب کے بعد اس پروپیگنڈہ کا پردہ پوری طرح چاک ہو چکا ہے کہ ہزارہ کے علماء مخرجین کے ساتھ ہیں۔

بقیہ — چند افکار

"بے شک ہندو مذہب، عیسائیت اور یہودیت کی طرح پرانے زمانے میں سچائی کا مالک تھا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ اس میں اب شرک مل گیا ہے۔ آپ کو اگر ہندو مذہب کی حقیقت معلوم کرنا ہو تو حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کے مکتوبات پڑھیے۔ جو کلمات طیبات نام کی کتاب میں آپ کو مل جائیں گے۔"

(خطبات ص ۱۴۰)

روس کے انقلاب کی دو مرکزی شخصیتیں تھیں کارل مارکس اور لینن، میں نے اپنی انقلابی دعوت کے لئے امام ولی اللہؒ اور امام محمد قاسمؒ دو امام چنے ہیں۔ انقلاب روس لادینی ہے۔ اور میرا انقلاب امام ولی اللہؒ کی تعلیمات کا عین خلاصہ اور نچوڑ ہے۔"

(خطبات ص ۱۴۵)

"ہمارا خیال ہے کہ الصدر الشہید (مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی رحؒ) کو اگر خلافت کبریٰ سونپی جاتی تو اسے فاروق اعظمؓ کی طرح چلاتے۔ امیر شہیدؒ نے انہیں خدمت خلق پر اپنے اسوۂ حسنہ سے لگایا تو وہ گھوڑوں کے لئے گھاس کھودتے تھے ان کی کتاب تقویۃ الایمان میرے اھتدا با لاسلام کا واسطہ بنی ہے۔ اس لئے وہ میرے مرشد اور امام ہیں رضی اللہ عنہم۔

(خطبات و مقالات ص ۲۲۴)

"مکہ معظمہ میں بیٹھ کر ہم نے اپنا پروگرام بنا لیا، کہ ان تبدیل شدہ حالات میں ہم کس طرح اپنے مسلک پر قائم رہ سکتے ہیں۔ یورپین فلاسفی اور ہندی فلاسفی کے ماہرین سے ہم ولی اللہ فلاسفی کا کس طرح تعارف کرا سکتے ہیں۔

ہم اس راستہ پر گرتے پڑتے قدم بڑھا رہے ہیں ہر ایک غلطی کی اصلاح کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں لیکن امام ولی اللہؒ کی حکمت و سیاست کی جو انقلابی روح ہماری سمجھ میں آ چکی ہے، اس میں ایک ذرہ کا فرق بھی برداشت نہیں کر سکتے۔"

(خطبات و مقالات ص ۲۴)

"ہماری سرگزشت ناکامیوں کی طویل فہرست اور غلط کاریوں کے اعتراف سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن اس میں ایک خوبی ضرور محسوس ہو گی۔ اس میں مایوسی کا شائبہ تک بھی نہیں ہے۔ ہمیں حضرت شیخ الہندؒ کی وصیت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے۔

امین مشو کہ مرکب مردان راہ را

در سنگلاخ بادیہ پے ہا بریدہ اند

نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش

ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

(خطبات و مقالات ص ۲۲۷)

"ہندو جب بھی کوئی نیا نظام پیدا کرتا ہے تو اس کی بنیاد سرمایہ داری پر ہوتی ہے۔ چنانچہ گاندھی جی جیسا شخص بھی انسانیت کا اتنا بڑا نمائندہ بن کر سرمایہ داری سے ایک انچ آگے نہیں بڑھ سکا۔ اسی طرح پنڈت جواہر لال نہرو کمیونسٹ ہیں۔ مگر وہ بھی سرمایہ دار ہیں ان کے مقابلے میں حسرت موہانی کو لیجیئے۔ جس دن اس نے اشتراکیت قبول کی، وہ اپنی تمام جائداد ختم کر چکا۔ اور اب وہ ایک کوڑی کا بھی مالک نہیں ہے پنڈت جواہر لال نہرو نے یورپ جا کر سوشلسٹوں کے ساتھ رہ کر سوشلزم سیکھا، مگر حسرت اپنی ذاتی فکر و کاوش سے اس مرتبے پر پہنچا ہے۔ یہ فرق ہے مسلم سوسائٹی اور ہندو سوسائٹی میں۔ مسلم جس وقت اپنے اصلی نظام پر آئے گا، وہ سرمایہ داری کا بت توڑنے والا ہو گا۔ اور آج دنیا میں سرمایہ داری کے سوا اور کونسا بڑا بت ہے، جسے توڑنے کی ضرورت ہے۔"

(خطبات و مقالات ص ۸۹)

یہ چند افکار ہیں، جن کی روشنی میں ناظرین کرام خود فیصلہ کریں کہ مولانا سندھیؒ کی طرف جس قسم کی باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ وہ قطعاً غلط ہیں۔ مولانا نہ تو کمیونسٹ تھے اور نہ اسلام کو ترک کیا، بلکہ مولانا انتہائی درجہ کے مخلص مسلمان تھے۔ اور اسی حالت میں انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وادخلہ الجنۃ الفردوس وعافانا اللہ والحمد للہ اولا واخرا وصلی اللہ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

ضروری اعلان

تحریک سول نافرمانی کے دوران جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمان اسلام کے دفاتر پر پولیس کے مسلسل چھاپوں کے باعث دفتری کام معطل رہا۔ جس کی وجہ سے ترجمان اسلام کے شمارہ ۳۷، ۳۸ کو یکجا کیا جا رہا ہے۔ اس شمارہ کے صفحات ۲۰ اور قیمت ۵۰ پیسے ہے۔

(ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ لائلپور کا اجلاس

لائلپور۔ بخاری مسجد جناح کالونی میں جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور کی مجلس شوریٰ و جنرل کونسل کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالعلیم جالندھری منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے سیاسی و اقتصادی حالات اور جماعت کے تنظیمی امور پر غور و غوض ہوا طے پایا کہ ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو مجلس شوریٰ کا اجلاس بوقت صبح آٹھ بجے ہوا کرے گا اور تمام اراکین مجلس شوریٰ و جنرل کونسل نے متفقہ طور پر حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ درخواستی و مفکر اسلام قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب، جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور اور دیگر اکابرین جمعیۃ پر مکمل طور پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بھرپور تعاون اور حمایت کا یقین دلایا۔ اور جمعیۃ میں انتشار ڈالنے والے مفاد پرستوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا عہد کیا گیا ایک قرارداد میں سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور مخیر حضرات سے بھرپور امداد کی اپیل کی گئی۔

(۲) حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں مہنگائی ختم کرنے کے لئے فوری اقدام کرے۔ گراں فروشوں اور ذخیرہ اندوزوں کو عبرتناک سزا دے۔

(۳) متحدہ محاذ کے جن لیڈروں اور اراکین کو بغیر کسی وجہ کے گرفتار کیا گیا ہے اس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے فوراً رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز جو لیڈر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرتے ہیں۔ ان پر تشدد کی سخت مذمت کی گئی۔

سیاسی لیڈر رہا کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام دریا خاں کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام فرید صاحب دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا غلام فرید صاحب نے جمعیۃ کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت جو لوگ سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان کی خدمت کرنا ہمارا ملی اور دینی فریضہ ہے۔ جس کی بنا پر ہمارے کارکنوں نے سیلاب زدگان کے لئے ہر قسم کی مالی امداد کے لئے فنڈ نہایت پرخلوص اور نیک نیتی سے اکٹھا کیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ دفتر جمعیۃ میں بروز اتوار درس قرآن پاک اور جمعرات درس حدیث بعد نماز عصر ہوا کرے گا۔ اس کے بعد اجلاس میں متفقہ طور پر حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام دریا خاں کا یہ اجلاس صوبہ پنجاب سندھ میں سیلاب زدگان کی تباہی پر اظہار افسوس کرتا ہے چونکہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے لاکھوں افراد بے گھر بے زر ہو گئے ہیں۔ جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ یہ اجلاس حکومت اور عوام پر زور دیتا ہے کہ ان کی ہر قسم کی مالی امداد کی جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے عوام کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے بلوچستان کے راہنماؤں سردار عطاء اللہ خاں مینگل۔ سردار غوث بخش بزنجو، سردار خیر بخش مری اور دیگر راہنماؤں کو فوراً رہا کیا جائے

متحدہ محاذ کو تعاون کی یقین دہانی

جھنگ صدر۔ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا اجلاس جامع مسجد رحمانیہ محلہ بڈھے والا میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے بھی شرکت کی اور خطاب فرمایا، بعدازاں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا یہ اجلاس مرکزی قائدین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا عبیداللہ انور پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور جمعیۃ کے باغی اراکین کے اخراج کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اور مرکزی قیادت کو یہ مشورہ بھی از حد ضروری تصور کرتا ہے کہ آئندہ جو کارکن بھی جماعت کے فیصلہ اور پالیسی کی خلاف ورزی کرے۔ اس کو فوراً جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ اور اگر اب بھی کوئی کارکن ایسا موجود ہو تو فوراً نکال دیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس متحدہ محاذ کی اسلامی دفعات کو مؤثر بنانے، جمہوریت کے قیام، بنیادی حقوق کی بحالی اور آمریت کے خاتمہ کے لئے شروع کی گئی تحریک کا خیر مقدم کرتا ہے اور تحریک کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس سیاسی اسیروں پر ظلم و تشدد کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکمران پارٹی پر واضح کرتا ہے کہ ماضی کے آمروں کے انجام سے عبرت حاصل کرے۔

(۴) یہ اجلاس ضلع جھنگ کی تباہی اور بربادی حکمران پارٹی کے مفاد پرست عناصر کی خود غرضانہ مقاصد کا نتیجہ تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سیلاب زدگان کو فوراً آباد کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس ضروریات زندگی کی ہوشربا گرانی اور مہنگائی پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے اور روٹی، کپڑا مکان کے نعرہ پر قائم ہونے والی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کو مہنگائی سے جلد از جلد نجات دلائے، ورنہ مستعفی ہو جائے۔

حکومت کے جاری کردہ اعداد و شمار غلط ہیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا غلام مصطفیٰ چوہدری نے گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام کی امدادی کمیٹی اور امدادی کیمپ کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کے فرمان کے مطابق سیلاب زدہ لوگوں کی خدمت کرنا جہاد اکبر ہے۔ پریشان حال عوام اور مصیبت زدہ لوگوں کے کام آنا ثواب کی بات ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے ضلع رحیم یار خاں میں سیلاب زدہ علاقوں کے جو اعداد و شمار شائع کئے وہ بالکل غلط اور جھوٹ پر مبنی ہیں۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ضلع رحیم یار خاں میں سیلاب سے تقریباً ۲۰۰ دیہات تباہ ہوئے ہیں، یہ غلط ہے۔ بلکہ تقریباً ایک ہزار دیہات تباہ ہوئے ہیں۔ جو ریت کے ٹیلوں پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن کا کوئی پرسان حال نہیں انہیں کسی قسم کی سہولتیں مہیا نہیں ہیں۔ دو دو میل سے پانی بھر کر لایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ڈول کی قیمت چھ سات روپے وصول کی جاتی ہے۔

انہوں نے کہا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے تقریباً ایک لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ یہ بھی غلط ہے بلکہ تقریباً پانچ لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ۲۵ کروڑ روپے کی کھڑی فصلیں تباہ ہوئی ہیں جبکہ اناج گندم اور جو مکانات تباہ ہوئے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔

جمعیۃ نے ضلع رحیم یار خاں میں دو کیمپ قائم کئے ہیں ایک صادق آباد میں، جس میں تقریباً ہر روز چار سو آدمی کھانا کھاتے ہیں اور ان کی ہر ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے تحصیل صادق آباد میں امدادی کاموں میں میر عبدالرحیم صاحب حاجی تاج الدین صاحب جناب عبیدالرحمان صاحب حافظ منور حسین صاحب۔ مولانا نعیم اللہ خاں پیش پیش ہیں۔ دوسرا کیمپ رحیم یار خاں میں قائم ہے۔ جس نے سیلاب زدہ لوگوں میں تقریباً تین ہزار روپے کی اشیائے خوردنی، کپڑے وغیرہ تقسیم کئے ہیں۔ اور امدادی کام مولانا حماد اللہ شفیق حاجی سراج الدین صاحب صوفی محمد سلیم صاحب۔ مولانا رشید احمد صاحب لدھیانوی، صوفی محمد حسین صاحب۔ مولانا عبدالصمد خاں ڈاہر، شبیر احمد عثمانی۔ حاجی عبدالرحمٰن طارق وغیرہ کام کرنے میں پیش پیش ہیں۔

مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو حکومت مساوات محمدی کی علمبردار تھی۔ جس نے روٹی کپڑا مکان کے نعرہ پر ووٹ حاصل کئے تھے۔ آج عوام کی حالت پر رحم بھی نہیں کھاتی بلکہ غریب لوگوں کی عصمتوں پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ پیپلز گارڈ نے لوٹ کھسوٹ مچا رکھی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جو فصلیں بچ گئی ہیں۔ ان کے لئے فوراً نہریں جاری کر دی جائیں تاکہ وہ فصلیں بچ جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پتہ شو لگرہ کا انتخاب

ترناب۔ جمعیۃ علماء اسلام ترناب شو لگرہ تحصیل چارسدہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ امیر مولانا عبدالصمد صاحب چینہ، نائب امیر مولانا محمد ذکریا چینہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف ترناب نائب ناظم مولانا فضل سبحان خاں ڈاکی نکدیم خاں۔ سالار مولانا محمد سعید ترناب۔ خازن مولانا محمد امیر شاہ ترناب۔ سرپرست حاجی عبدالحکیم خاں صاحب چینہ۔ ناظم نشر و اشاعت عبدالمنان صاحب الیاث۔ باقی بارہ عدد ممبران کا بھی انتخاب ہوا۔

تحریک سول نافرمانی کی حمایت

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں:۔

۱۔ یہ اجتماع حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت درخواستی کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مولانا غلام غوث ہزاروی کے جمعیۃ سے اخراج پر خراج تحسین پیش کرتا ہے

۲۔ ضلع جیکب آباد کی جمعیۃ سول نافرمانی کی تحریک کی ہر طرح تائید کرتا ہے۔ اور جمعیۃ کا ہر عہدیدار اور کارکن اس میں شریک ہونے کے لئے تیار ہے۔ جلد اس کے لئے ضلعی متحدہ محاذ کی میٹنگ بلائی جائے گی۔

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۳ء جیکب آباد میں ضلع جیکب آباد کا ہنگامی اجلاس مجلس شوریٰ منعقد ہوا۔ درج ذیل باتیں زیر غور ہوئیں۔

۱۔ یہ اجتماع حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت درخواستی کی قیادت پر اعتماد کا اظہار اور مولانا غلام غوث ہزاروی کے جمعیۃ سے اخراج پر تحسین پیش کرتا ہے۔ اور یہ امر قابل لائق تحسین ہے۔ اور حضرت ہزاروی کی ہدایت کے لئے دعا کی گئی۔ اور ہزاروی صاحب سے ہر طرح لاتعلقی کا اظہار کیا گیا اور ہزاروی صاحب کے موجودہ رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا گیا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ سیلاب زدگان کے لئے امداد جمع کرنا اور وہ جمع کر کے صوبائی امیر کے سپرد کیا جائے

۳۔ صوبائی دفتر کے فنڈ کے لئے غور کیا گیا جو کہ ضلع جیکب آباد کی جانب سے ۸ ستمبر تک ادا کر دیا جائے گا

۴۔ ضلع جیکب آباد کی جمعیۃ سول نافرمانی کی تحریک کی ہر طرح تائید کرتا ہے اور جمعیۃ کا ہر عہدیدار اور کارکن اس میں شریک ہونے کے لئے تیار ہے۔ جلد اس کے لئے ضلعی متحدہ محاذ کی میٹنگ بلائی جائے گی۔

(سید احمد شاہ جنرل سیکرٹری جمعیۃ ضلع جیکب آباد)

کالی بھیڑوں سے ہوشیار رہیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور کا یہ اجلاس مرکزی قائدین جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا عبید اللہ انور پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کو درست سمجھتے ہوئے ان پر عملدرآمد کرنے کو ملک و ملت کے لئے نیک فال تصور کرتا ہے اور یہ اجلاس ان عناصر کی مذمت کرتا ہے۔ جو حکومت کے ایماء پر جماعت میں انتشار ڈال کر موجودہ حکومت کی بلاواسطہ اور قادیانیت کی بالواسطہ اعانت کر رہے ہیں اور ایسے عناصر کا جماعت سے اخراج ایک مناسب اقدام ہے۔ تمام کارکنانِ جمعیۃ سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قائدین پر اعتماد کرتے ہوئے جماعتی کام میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں اور جماعت میں کالی بھیڑوں کے شر سے ہوشیار رہیں انشاء اللہ عنقریب یہ ثابت ہو جائے گا کہ جماعت سے وفادار اور اسلام کی سربلندی اور ملک کی بہتری کے لئے کون لوگ مخلص ہیں۔ ہر آمر کو علماء سوء کی تائید حاصل رہی ہے

جمعیۃ کے خلاف بیان بازی کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اسلام آباد کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد فاروق صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اسلام آباد کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مولانا غلام غوث ہزاروی، مولوی عبد الحکیم مولوی عبد الحق بلوچستانی ایم، این، اے کے جمعیۃ علماء اسلام سے اخراج کے اعلان کے باوجود جمعیۃ کے نام سے مرکزی قیادت پر اپنے ذاتی اغراض اور حکومتی پارٹی کے ایماء پر بیان بازی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس مرکزی اکابرین جمعیۃ علماء اسلام حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب، درخواستی مدظلہ اور مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کی متحدہ جمہوری محاذ میں شمولیت اور اشتراک و تعاون کے بارے میں ان کے تمام فیصلوں کی مکمل تائید و توثیق کرتا ہے

رانا رب نواز سیٹ چھوڑ دیں

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کی مجلس شوریٰ و مجلس عاملہ نے حضرت مولانا محمد سعید صاحب امیر جمعیۃ کہروڑ پکا کی زیر صدارت ایک ہنگامی اجلاس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں۔

(۱) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے انحراف کی بنا پر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا عبد الحکیم، مولوی صالح محمد، مولوی حسن شاہ مولوی عبد الحق بلوچستانی اور ہمارے علاقہ کہروڑ پکا کے باغی اور بدنام کنندۂ جمعیۃ رانا رب نواز نون اور شیخ محمد اقبال جھنگ کے جماعت سے اخراج کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور امیر صوبہ پنجاب مولانا میاں احمد شاہ صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ پنجاب پر اپنے پورے اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان بزرگوں کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس رانا رب نواز نون ایم پی اے سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ آپ چونکہ اپنے تمام مواعید تحریری و تقریری سے منحرف ہو کر جمعیۃ کے حریف ہو چکے ہیں۔ اس لئے از روئے انصاف آپ ایم پی اے کی سیٹ سے فی الفور مستعفی ہو جائیں۔

(۳) یہ اجلاس سیلاب زدگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے عوام اور خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں سے اپیل کرتا ہے کہ اس خالص انسانی مسئلہ میں پوری تندہی سے سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد و اعانت کریں

بات کر آنکھ ملا کر تجھے ڈر کس کا ہے

تیز تر تیغِ جفا کر تجھے ڈر کس کا ہے
حشر پہ حشر بپا کر تجھے ڈر کس کا ہے

لاکھ مظلوم سہی دار پہ لٹکا ہم کو
کوئی الزام لگا کر تجھے ڈر کس کا ہے

ہم تو کرتے ہیں وفا محض خدا سے ڈر کر
ہم سے بیشک تو دغا کر تجھے ڈر کس کا ہے

ہم نے سینچا تھا چمن اپنا لہو دے کر
اسے برباد و فنا کر تجھے ڈر کس کا ہے

آشیاں جتنے عنادل کے ہیں اس گلشن میں
راکھ کر دے تو جلا کر تجھے ڈر کس کا ہے

گیت کچھ زاغوں سے سن اپنی خوشامد کے ضرور
دام میں اپنے پھنسا کر تجھے ڈر کس کا ہے

داد دے ان کو جو الزام تراشیں ہم پر
اپنے پہلو میں بٹھا کر تجھے ڈر کس کا ہے

ایسے ظالم سے نہ ہو خوفِ خدا جس کو امینؔ
بات کر آنکھ ملا کر تجھے ڈر کس کا ہے

شاعر اسلام
جناب سید امین گیلانی

نہری پانی کی تقسیم میں بدعنوانیاں ختم کی جائیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کا مطالبہ

جمعیۃ ضلع تھرپارکر کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب حکیم مولانا دین محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع منعقد ہوا۔ جس میں ایجنڈا کے مطابق مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض کے بعد اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔
ضلعی دفتر کے انتظامات کے لئے ایک سب کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی۔ جو دفتر کے لئے مناسب جگہ حاصل کر کے آیندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کرے گی

(۲) جمعیۃ ضلع کا سابقہ حساب آمدن و خرچ وغیرہ مورخہ ۱۵ $\frac{۲}{۷۲}$ سے جولائی ۱۹۷۲ء تک کی تفصیلات اجلاس کو ناظم دفتر نے سنائیں۔

(۳) ضلعی جمعیۃ کا ایجنڈا آئندہ سال کے لئے آمدن و خرچ کا بجٹ مندرجہ ذیل منظور کیا گیا۔

(۱) آمدن کا گوشوارہ

		پیسے	روپے
۱- برانچ میرپور خاص شہر	سالانہ	—	۶۰۰
۲- ″ ڈگری	″	۰ —	۵۰۰
۳- ″ میرواہ گورچانی	″	۰ —	۴۰۰
۴- ″ کنری	″	۰ —	۶۵
۵- ضلعی جمعیۃ کے سات عہدیداران بہ حساب ۲۵/	سالانہ	۰ —	۱۷۵
۶- ″ باقی تیرہ ممبران مجلس شوریٰ بوجہ فیس ممبری بحساب ۲۰/ روپیہ		۰ —	۲۶۰
میزان		۰ —	۲۰۰۰

(۲) خرچہ کا گوشوارہ

۱- جمعیۃ صوبہ سندھ کے امدادی فنڈ کا مقررہ	۰ —	۳۰۰
۲- ضلعی جمعیۃ کے دفتر کا کرایہ وغیرہ ۱۰۰/ ماہوار	۰ —	۱۲۰۰
۳- نشر و اشاعت	۰ —	۲۰۰
۴- سفر خرچ وغیرہ بابت شرکت اجلاس مجلس شوریٰ صوبہ سندھ و مرکز	۰ —	۱۵۰
۵- مہمان خرچ	۰ —	۱۰۰
۶- دیگر متفرق	—	۵۰
میزان	۰ —	۲۰۰۰

آمدن کی رقم مقررہ جملہ برانچ ہائے و عہدیداران اور ممبران مجلس شوریٰ کی ادائیگی سال میں چار اقساط یعنی سال کے ہر ماہ اکتوبر، جنوری، اپریل اور جولائی میں ضلع جمعیۃ کو ادا کیا کرینگے۔

جمعیۃ کی تنظیم نو اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کرنے کی توجہ دلائی جائے تاکہ جمعیۃ کے منشور کے مطابق اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جدوجہد جاری رکھیں اور ساتھ ہی عوام کو موجودہ ملکی حالات سے باخبر کیا جائے۔

مولانا شمس الدین کا دورہ بلوچستان

جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا شمس الدین نے کل سے بلوچستان بھر کا دورہ شروع کر دیا۔ وہ اس طوفانی دورہ میں بلوچستان کے لوگوں کو متحدہ جمہوری محاذ کے گیارہ نکات سے آگاہ کرینگے۔ اس سلسلے میں وہ اس سے پہلے کوئٹہ ڈویژن کے پشتون علاقہ کا دورہ کر چکے ہیں۔ وہ آج صبح کوئٹہ سے ۳۰ میل دور پشین کے مقام پر گئے۔ جہاں انہوں نے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ کل وہ مستونگ اور مچھ جائیں گے۔ جہاں متحدہ جمہوری محاذ کے بلوچستان کے دیگر لیڈر بھی ان کے ہمراہ ہونگے۔ جن میں جمعیۃ کے سینیٹر محمد زمان اچکزئی نیشنل عوامی پارٹی کے سینیٹر حاجی سید حسن صاحب، سینیٹر محمد ہاشم غلزئی بھی ہوں گے۔ جماعت اسلامی بلوچستان کے امیر مولانا عبدالمجید جو کہ بلوچستان متحدہ محاذ کے جنرل سیکرٹری ہیں وہ بھی ان کے ہمراہ ہونگے۔

ادھر کوئٹہ کی جمعیۃ کے دفتر میں بھاری تعداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب کے فیصلہ کا خیر مقدم کر رہے ہیں کہ انہوں نے جمعیۃ کے باغی گروپ کے اراکین کو جمعیۃ سے خارج کر دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام ضلعی شاخوں سے جمعیۃ کے دفتر میں بھاری تعداد میں حضرت مولانا درخواستی مدظلہ کی خیریت کے بارے میں خطوط آرہے ہیں۔ حضرت نے بلوچستان جمعیۃ کے امیر مولانا شمس الدین کو اپنے ایک تار میں اپنی خیریت کی اطلاع دی ہے۔ حضرت خانپور میں بالکل خیریت سے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ کے رکن اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا محمد عمر صاحب نے اپنے ایک بیان میں جمعیۃ علماء اسلام میں دھڑے بندیاں اور بیان بازی کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک کل پاکستان جماعت ہے۔ جس کا دستور اور منشور لوگوں نے پڑھا ہے۔ اس کی رو سے جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ ہی جماعت کی روح رواں ہے۔ اور اس کے فیصلے مقدم سمجھے جاتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کسی بھی ذمہ دار مرکزی شوریٰ کے رکن کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان فیصلوں کو کالعدم قرار دے۔ جو کہ شوریٰ نے کئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جماعت کی مجلس شوریٰ نے لاہور میں جو فیصلے کئے تھے۔ وہی جماعت کے آخری فیصلے ہیں۔ اگر اس سے کسی کو اختلاف ہو تو وہ جنرل سیکرٹری کو شوریٰ کا اجلاس بلانے کے لئے کہہ سکتا ہے۔ مگر ساری جماعت کا چارج خود سنبھالنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے موقعہ پر جو بھی کیا جائے وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی میٹنگ سرپرست جمعیۃ حضرت مولانا عبدالرؤف کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی۔ ہم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا عبید اللہ انور پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کے مطابق متحدہ جمہوری محاذ سے پورا تعاون کیا جائے گا اور جمعیۃ کے کارکنوں سے اپیل کی گئی ہے کہ سیلاب زدگان کی بھرپور امداد کریں اور سیاسی راہنماؤں کی گرفتاریوں پر حکومت کی پر زور مذمت کی گئی ہے۔

حضرت درخواستی کے فیصلوں کا خیر مقدم

لورالائی۔ جمعیۃ علماء اسلام لورالائی، فورٹ سنڈیمن کے راہنماؤں مولانا غلام حیدر، سیکرٹری جنرل سید محمد، حاجی احمد گل، محمد ظہور اور محمد علی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ ہم حضرت درخواستی کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے ہزاروی صاحب، مولوی عبدالحکیم اور مولوی عبدالحق کو جمعیۃ سے علیحدہ کر دیا۔ ان راہنماؤں نے بلوچستان جمعیۃ کے امیر مولانا شمس الدین کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اور مولوی صالح محمد سے کہا کہ وہ اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہو کر دوبارہ الیکشن لڑیں تاکہ ان کو اپنی حیثیت کا علم ہو جائے۔ ان راہنماؤں نے حضرت درخواستی اور مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

مولوی اسفندیار کی مذمت

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ضلع کی شوریٰ کا ایک خصوصی اجلاس گذشتہ روز منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولوی اسفندیار اور اس کے حواریوں کے جمعیۃ سے اخراج کے فیصلہ کی توثیق کی گئی اور مولوی اسفندیار کی شدید مذمت کی گئی کہ انہوں نے گذشتہ روز قاری غلام اصغر قاسمی جنرل سیکرٹری جمعیۃ قراء اسلام پر کرایہ کے غنڈوں کے ذریعہ کراچی میں حملہ کروایا ہے۔ کیونکہ قاری غلام اصغر نے اکابرین جمعیۃ خصوصاً حضرت درخواستی اور محدث کبیر مولانا مفتی محمود کی حمایت میں بیان دیتے ہوئے درباری ملاؤں کی شدید مذمت کی تھی۔

جمعیۃ کراچی کی شوریٰ نے مولوی اسفندیار اور اس کے حواریوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ پھر جمعیۃ کے کارکن بھی اس کا جواب دینے کے لئے میدان میں آجائیں گے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ مرکزی اکابرین کے اس مومنانہ فیصلہ کی پر زور حمایت کی گئی۔ جس کے ذریعہ مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحکیم اور مولوی عبدالحق بلوچستانی کو جمعیۃ سے خارج کیا گیا ہے۔ نیز مرکزی اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

ایک قرارداد میں بلوچستان کے سیاسی راہنماؤں جناب بزنجو، سردار مینگل اور جناب مری کی رہائی اور فوج واپس بلانے کا پر زور مطالبہ کیا گیا۔

جمہوری محاذ کے مطالبات تسلیم کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام لیہ کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام لیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ کا یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو مکمل اعتماد اور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس متحدہ محاذ کے تمام فیصلوں کی تائید کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ محاذ کے گیارہ نکات تسلیم کر کے ملک میں امن و امان قائم کرے۔

(۳) یہ اجلاس بلوچستان کے راہنما میر غوث بخش بزنجو۔ عطاء اللہ مینگل اور دیگر قائدین کی گرفتاری اور بنیادی حقوق کی معطلی کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ غیر جمہوری، غیر آئینی اقدامات ختم کر کے سرحد اور بلوچستان میں نمائندہ حکومت قائم کی جائے۔

(۴) یہ اجلاس بلوچستان میں مرزائیوں کی طرف سے قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخوں کی تقسیم کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس پر پابندی لگائی جائے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مستقبل میں اس فرقہ سے پاکستان کی سلامتی اور استحکام کو جو شدید خطرہ درپیش ہے۔ اس کے پیش نظر پاکستان میں تمام کلیدی آسامیوں سے اس فرقہ کے افراد کو ہٹایا جائے۔

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب امیر مولانا غلام ربانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صوبہ پنجاب کے اضلاع میں سب سے زیادہ ضلع رحیم یار خاں سیلاب سے متاثر ہوا ہے۔ جس سے ضلع رحیم یار خاں کے عوام کافی متاثر ہوئے ہیں۔ اس لئے باقی اضلاع سے اپیل کروں گا کہ وہ ضلع رحیم یار خاں کے سیلاب فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اس کے لئے عنقریب دو رکنی وفد مولانا حماد اللہ شفیق کی قیادت میں دورہ کر کے سیلاب فنڈ وصول کرے گا تمام اضلاع کے عہدیداران تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

حکیم بابا سلطان کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے سالار حکیم بابا سلطان احمد کے تایا محترم میاں علاول صاحب ۴ شعبان کو ۹۰ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم عابد و زاہد اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔

ادارہ حکیم بابا سلطان احمد کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور حکیم صاحب اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

مراسلہ

یوں جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا؟

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے ساتھ ساتھ خود فروشیوں اور خود غرضیوں نے بھی جنم لیا، بجائے اس کے کہ مملکتِ خداداد بہنیتی اور پھلتی پھولتی، عشرت سامانیوں کے مہلک جراثیم پلتے اور پھولتے رہے بالآخر وہی ہوا جو کچھ کہ غلط کاریوں کے نتیجہ میں ہوا کرتا ہے ملک کے جسم مسعود کا آدھا حصہ موت کی آغوش میں جا چکا ہے اور آدھا جسم مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ماضی کے ان تلخ تجربات سے سبق حاصل کرتے اور اب بھی سنبھل جاتے، پر نہیں ؏

وہی ہے چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

مسولینی کی کھوپڑی سے سوچنے والے اور ہٹلر کے انداز فکر کو اپنانے والے لیلائے اقتدار کے پجاری اپنے پیشرووں کے انجام سے بے خبر اقتدار کے نشے میں بدمست خوابِ غفلت میں محو، بڑی ڈھٹائی سے اپنے سیاسی مخالفین کو دبانے کی ہر ممکن کوشش میں شب و روز مصروف ہیں بلوچستان کے حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ وہاں حکمران جماعت نے سیاسی مخالفین کو زک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ کہیں نہتے عوام پر فوج کشی ہے تو کہیں وہاں کے سیاسی زعما و بزنجو، مینگل، مری کی گرفتاریاں اور اکثر صوبائی ممبران پر جھوٹے مقدمات بنا کر ان کو جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈال کر ذہنی اذیت دینا۔ تاکہ وہ مرکز کی چہیتی حکومت کی حمایت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اور کہیں عصبیتوں کو ہوا دے کر باہم صوبوں کو لڑانے کی کوشش کیا حکمران جماعت عوام کے بنیادی حقوق غصب کر کے اور شہری آزادیوں کو سلب کر کے اپنے ہی بھائیوں کے خلاف نفرت پیدا کر کے ایک دوسرا بنگلہ دیش بنانے میں تو مصروف نہیں؟

یقیناً اگر وابستگان اقتدار نے ظلم کی آگ کو اسی طرح بھڑکائے رکھا اور مظلوم عوام کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنائے رکھا تو تاریخ میں ایک اور مرثیہ محفوظ ہو جائے گا ایک ناقابل فراموش مرثیہ۔

اس لئے ہم حزب اقتدار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور بلوچستان میں جمہوری حکومت کو بحال کرے اور حزب اختلاف کے مطالبات تسلیم کرے تاکہ معاشرے کا سکون بحال ہو سکے اور ہر طرف جو خون آشام فضا طاری ہے وہ ختم ہو سکے۔

اگر ارباب حل و عقد نے ایسا نہ کیا اور غنڈہ گردی کی سیاست کو اپنائے رکھا تو وہ خود بھی محفوظ نہیں رہ سکینگے بلکہ وقت ان کو روندتا ہوا ایسا گذر جائے گا کہ وہ صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیئے جائینگے اور ان کا نام لینا باعثِ ننگ و عار سمجھا جائے گا۔

محمد اشرف عاطف

صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع ساہیوال

تعارف

جناب مولانا سید محمد ایوب خان صاحب بنوری

امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

آپ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۲ء بروز چہارشنبہ مشہور و معروف خاندان بنوری پشاور بھانہ ماڑی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کے افراد دینی اور ملکی خدمات سرانجام دینے میں پیش پیش رہے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنی خاندانی درسگاہ رفیع الاسلام میں حاصل کی۔ رفیع الاسلام صوبہ سرحد میں واحد دینی درسگاہ تھی۔ مولانا بنوری یہاں سے فارغ ہو کر تکمیل علم کی خاطر دارالعلوم دیوبند گئے۔ اور ۱۹۳۲ء میں وہاں سے علوم و فنون۔ حدیث و تفسیر میں سند فراغت حاصل کر کے واپس وطن تشریف لائے۔ دیوبند میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ کے خصوصی تلامذہ اور متوسلین میں شمار تھے اور علمی و سیاسی بصیرت سے بہرہ ور ہو کر وطن واپسی پر دینی خدمات کے علاوہ جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ منسلک رہے اور تقریباً سات سال تک صوبہ سرحد جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے۔ لیکن بعد ازاں درس و تدریس میں زیادہ مصروفیت کی وجہ سے نظامت اعلیٰ سے علیحدہ ہو گئے۔ البتہ جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے تاحال تعاون کرتے رہے۔ جناب بنوری صاحب جمعیۃ کے بہت پرانے کارکن اور راہنما ہیں اور اپنے دارالعلوم رفیع الاسلام میں مسلسل درس و تدریس میں مشغول رہے۔ اور پاکستان بننے کے بعد دارالعلوم سرحد کے نام سے ایک مستقل مذہبی ادارہ کی بنیاد رکھی۔ جو کہ ہر سال قریباً تین سو طالب علم کو دینی علوم سے فیضیاب کر رہا ہے اور ہر سال ۳۰ طالب علم دورہ حدیث سے فارغ ہو کر اطراف و اکناف میں علوم دین درس و تدریس میں مشغول ہیں۔

آپ تقریباً ۲۲ سال سے مسلسل حدیث کی مشہور کتاب صحیح البخاری بذات خود پڑھا رہے ہیں۔ اور مدرسہ کا اہتمام بھی خود سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ محدث جلیل حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ العالی کے ماموں زاد بھائی ہیں

ماہنامہ تبصرہ مقررہ تاریخ پر شائع نہ ہو سکا

ہمیں افسوس ہے کہ سیلاب کے باعث ریلوے کا نظام کراچی سے لاہور تک ہنوز درست نہیں ہو سکا۔ جس کے باعث کاغذ کے لاہور پہنچنے میں دیر ہوئی۔ بدیں وجہ ماہنامہ تبصرہ کو ہزار کوشش کے باوجود بازار سے کاغذ میسر نہ آ سکا۔ تاہم ماہ رواں کا تبصرہ شائع ہو گا، لیکن اکتوبر کا شمارہ شائع نہ ہو گا اور نومبر کا شمارہ حج نمبر ہو گا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (ادارہ)

مولانا سید نیاز احمد شاہ کا دورہ سرگودھا ڈویژن

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا سید نیاز احمد شاہ نے سرگودھا ڈویژن کے اضلاع جھنگ، لائلپور، سرگودھا، میانوالی کا تنظیمی دورہ کیا۔ ہر مقام پر آپ نے ورکروں سے خطاب کرنے کے علاوہ سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور امدادی سرگرمیوں کا جائزہ بھی لیا۔ بعد ازاں شاہ صاحب سرگودھا سے بذریعہ بس ملتان روانہ ہو گئے۔

(محمد صادق)

غیر انسانی سلوک کی مذمت

ڈیرہ غازی خاں جمعیۃ گارڈ (بھٹہ کالونی) کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا غلام مصطفٰے قاسمی سالار منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی گئی۔

یہ اجلاس متحدہ محاذ کے راہنماؤں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اپوزیشن کے مطالبات تسلیم کرتے ہوئے صوبہ سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں نیپ اور جمعیۃ علماء اسلام کے سپرد کی جائیں۔

ایک اور قرار داد کے ذریعہ مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبد المجید صاحب امیر جمعیۃ چوک منڈا و نائب امیر جمعیۃ ضلع مظفر گڑھ منعقد ہوا۔

ایک قرار داد کے ذریعہ متفقہ طور پر حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی، مفتی اعظم مفتی محمود مدظلہ العالی۔ مولانا عبید اللہ انور مولانا نیاز احمد شاہ پر اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان کو اپنے تعاون کا مکمل یقین دلایا گیا۔

ایک قرار داد میں حکومت کی طرف سے متحدہ جمہوری محاذ کی پر امن تحریک کو تشدد کے ذریعہ دبانے کی پرزور مذمت کی گئی۔

اظہار رائے کی آزادی ہمارا حق ہے

مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر نے ایک اخباری بیان میں پاکستان کی مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی پوری توانائیاں سیلاب زدگان کے مصائب حل کرنے پر صرف کر دیں کیونکہ اس وقت ملک انتہائی نازک دور سے گذر رہا ہے۔ بیان میں مولانا نے کہا کہ حکومت پاکستان نے متحدہ جمہوری محاذ کے لیڈروں کے ساتھ جیل میں شرمناک سلوک روا رکھا ہوا ہے۔ پولیس سیاسی لیڈروں کے ساتھ درندگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ انہوں نے پاکستان کے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ متحدہ جمہوری محاذ کے راہنماؤں پر وحشیانہ ظلم ڈھانے کے بجائے ان کے مطالبات کو تسلیم کیا جائے۔ مولانا نے مزید کہا کہ دفعہ ۱۲۴ اے کی خلاف ورزی کو بغاوت قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ دفعہ اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔ ایک جمہوری ملک میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہر شخص کا حق ہے۔ اس حق سے محروم رکھنا جمہوریت کی اصل روح کو قتل کر دینے کے مترادف،

حضرت درخواستی اور مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا مولا بخش امیر ضلعی جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں پنجاب جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا سید نیاز احمد شاہ نے خطاب کرتے ہوئے ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر تفصیل سے تبصرہ فرمایا اور فرمایا کہ اس وقت ملک میں انتہائی نازک سیاسی صورت حال ہے۔ بلوچستان جو ملک کا حصہ ہے وہاں پر بے گناہ لوگوں کو فوج کے ہاتھوں شہید کرایا جا رہا ہے۔ ملک میں مہنگائی دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی ہے۔ اخبارات کی آواز کو دبایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں متحدہ جمہوری محاذ نے جو تحریک چلائی ہے۔ وہ وقت کے بالکل عین مطابق ہے آپ نے فرمایا۔ ہماری تحریک کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں جمہوریت بحال ہو۔ سیاسی قیدی رہا ہو جائیں۔ مہنگائی ختم کی جائے۔ سیلاب سے متاثرہ افراد کی مکمل طور پر بحالی ہو جائے۔ اسلامی آئین فوراً نافذ کیا جائے۔ سرحد اور بلوچستان کی نمائندہ حکومتیں بحال کی جائیں۔

اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت درخواستی حضرت مولانا عبید اللہ انور کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ کی توثیق کی جس میں ان لوگوں کو جماعت سے خارج کیا گیا۔ جنہوں نے جماعت کے فیصلہ سے انحراف کیا۔ اجلاس نے متحدہ جمہوری محاذ کی تحریک سول نافرمانی کی مکمل حمایت کی۔ اجلاس میں تین اخبارات پر پابندی، سیاسی قیدیوں پر تشدد ہنگامی حالات جاری رکھنے، بنیادی حقوق کی معطلی کی شدید مذمت کی گئی۔

ایک قرار داد میں مہنگائی پر زبردست تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ایک قرار داد میں مطالبہ کیا گیا کہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی جلد از جلد بحالی اور ان کو مکمل امداد مہیا کی جائے۔ اجلاس میں بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کی مذمت کی گئی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان سے فوراً فوج کو بلا کر وہاں نمائندہ حکومت قائم کی جائے۔

مولانا محمد یوسف خاں کو خراج تحسین

مظفر آباد۔ صدر آزاد کشمیر سردار عبد القیوم خاں صاحب نے پچھلے دنوں مظفر آباد میں آزاد کشمیر کے سرکاری مفتی صاحبان کے ایک خصوصی اجلاس میں دار العلوم تعلیم القرآن پلندری کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کی ٹھوس اور مثالی علمیت نے قانون کمیشن کے دوران نہ صرف اپنی علمیت کا لوہا منوایا بلکہ اسلامی قانون کی بلندی و برتری کو بھی سب سے تسلیم کروا لیا حالانکہ اس کمیشن میں وزیر قانون ایڈووکیٹ جنرل، ہائیکورٹ کے جج صاحبان کے علاوہ دوسرے بہت سے علماء کرام بھی موجود تھے۔ مگر جدید و قدیم تعلیم دونوں کے ماہرین نے نہ صرف مولانا کی علمیت کو داد دی، بلکہ اسلامی قانون کی عظمت اور برتری کو بھی برملا تسلیم کیا

صدر آزاد کشمیر سرکاری مفتیوں میں سے ایک مفتی صاحب کی اس تجویز پر تبصرہ کر رہے تھے کہ "ہر تحصیل کے تحصیلدار اور ایس، ایچ، او کو پابند کیا جائے کہ وہ مفتی صاحبان سے تعاون کر کے ان کے جلسے کروائے تاکہ تبلیغ زیادہ موثر طور پر ہو سکے"۔ صدر صاحب نے فرمایا کہ ایسی پابندیوں اور قانونی جکڑ بندیوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی ٹھوس اور جاذب پروگرام ہو تو لوگ از خود آپ سے تعاون کریں گے ورنہ ان پابندیوں سے بھی کچھ نہیں بنے گا۔ اس کی مثال میں مولانا کا کردار پیش کرتے ہوئے صدر صاحب نے فرمایا کہ مولانا کو ایسی کوئی بھی سہولت مہیا نہ تھی۔ مگر محض اپنی علمیت اور قابلیت کے بل بوتے پر انہوں نے اتنا بڑا اور مثالی کام کر کے سب سے خراج تحسین و آفرین وصول کیا۔

آزاد کشمیر کے وزیر قانون و پارلیمانی امور خواجہ اقبال بٹ نے پچھلے دنوں اپنے دورہ پونچھ کے دوران پلندری کے مقام پر ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ حالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور اپنی حکومت کی خدمات و کارکردگیوں کو بھی تفصیل سے بیان کیا۔ اپنی تقریر کے دوران آپ نے آزاد کشمیر کے ایک ممتاز اور سربرآوردہ عالم دین حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب مہتمم دار العلوم پلندری و امیر جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسا جامع اور معقول عالم دین نہیں دیکھا۔ آپ نے کہا کہ اسلامی قانون کمیشن کی میٹنگوں کے دوران ہمیں مختلف قسم کے اور بہت سے علماء دین کو دیکھنے اور پرکھنے کا موقع ملا۔ اس دوران ہم سب حضرات مولانا محمد یوسف خاں صاحب کی علمیت اور شخصیت سے بہت ہی متاثر ہوئے۔ اور ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ریاست میں اتنی عظیم شخصیت موجود ہے۔ آپ نے مولانا کی عظیم دینی، علمی اور ملکی و ملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں پورے آزاد کشمیر کے عوام کو بالعموم اور پونچھ و پلندری کے عوام کو بالخصوص دلی طور پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ آپ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ آپ کو حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب جیسی عظیم شخصیت کی دینی و علمی سرپرستی حاصل ہے۔

بعد میں ایک خصوصی مجلس میں مولانا محمد یوسف خاں صاحب نے اپنی روائتی انکساری سے کام لیتے ہوئے وزیر موصوف سے شکایت کے لہجے میں فرمایا کہ آپ نے زیادتی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کی بات تو بڑی دور کی ہے۔ خود آزاد کشمیر میں اس پائے کے علماء موجود ہیں جو مجھے پڑھا سکتے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ آپ کو ان حقیقی اور اہل علم علماء سے رابطہ اور تعلق نصیب نہیں ہو سکا۔ جو ایک لحاظ سے افسوسناک بھی ہے۔

نقشہ اوقات اختتام سحری و افطار صوم
بابت رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

تاریخ		دن	اختتام سحری	افطار صوم
۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء	یکم رمضان ۱۳۹۳ھ	ہفتہ	۴ — ۳۴	۵ — ۵۳
۳۰ ″	۲ ″	اتوار	″ ″	۵ — ۵۱
یکم اکتوبر ″	۳ ″	پیر	۴ — ۳۵	۵ — ۴۹
۲ ″	۴ ″	منگل	۴ — ۳۶	۵ — ۴۸
۳ ″	۵ ″	بدھ	″ ″	۵ — ۴۷
۴ ″	۶ ″	جمعرات	۴ — ۳۷	۵ — ۴۵
۵ ″	۷ ″	جمعہ	″ ″	۵ — ۴۴
۶ ″	۸ ″	ہفتہ	۴ — ۳۸	۵ — ۴۳
۷ ″	۹ ″	اتوار	″ ″	۵ — ۴۱
۸ ″	۱۰ ″	پیر	۴ — ۳۹	۵ — ۴۰
۹ ″	۱۱ ″	منگل	۴ — ۴۰	۵ — ۳۹
۱۰ ″	۱۲ ″	بدھ	″ ″	۵ — ۳۷
۱۱ ″	۱۳ ″	جمعرات	۴ — ۴۱	۵ — ۳۶
۱۲ ″	۱۴ ″	جمعہ	۴ — ۴۲	۵ — ۳۵
۱۳ ″	۱۵ ″	ہفتہ	۴ — ۴۳	۵ — ۳۴
۱۴ ″	۱۶ ″	اتوار	۴ — ۴۴	۵ — ۳۳
۱۵ ″	۱۷ ″	پیر	″ ″	۵ — ۳۲
۱۶ ″	۱۸ ″	منگل	۴ — ۴۵	۵ — ۳۱
۱۷ ″	۱۹ ″	بدھ	″ ″	۵ — ۲۹
۱۸ ″	۲۰ ″	جمعرات	۴ — ۴۶	۵ — ۲۸
۱۹ ″	۲۱ ″	جمعہ	″ ″	۵ — ۲۷
۲۰ ″	۲۲ ″	ہفتہ	۴ — ۴۷	۵ — ۲۶
۲۱ ″	۲۳ ″	اتوار	۴ — ۴۸	۵ — ۲۵
۲۲ ″	۲۴ ″	پیر	″ ″	۵ — ۲۴
۲۳ ″	۲۵ ″	منگل	۴ — ۴۹	۵ — ۲۳
۲۴ ″	۲۶ ″	بدھ	۴ — ۵۰	۵ — ۲۲
۲۵ ″	۲۷ ″	جمعرات	″ ″	۵ — ۲۱
۲۶ ″	۲۸ ″	جمعہ	۴ — ۵۱	۵ — ۲۰
۲۷ ″	۲۹ ″	ہفتہ	۴ — ۵۲	۵ — ۱۹
۲۸ ″	۳۰ ″	اتوار	″ ″	۵ — ۱۸

نوٹ :۔ یہ نقشہ لاہور شہر کے لئے ہے

دوسرے شہروں کا لاہور سے فرق

کراچی	۲۷ منٹ بعد	بنوں	۱۳ منٹ بعد	گوجرانوالہ	۲ منٹ بعد
حیدرآباد	۲۳ ″ ″	پشاور	۱۳ ″ ″	سیالکوٹ	۳ ″ ″
شکارپور	۱۷ ″ ″	ڈیرہ اسمٰعیلخاں	۱۵ ″ ″	لائلپور	۱۰ ″ ″
بہاولپور	۱۴ ″ ″	راولپنڈی	۶ ″ ″	سرگودھا	۶ ″ ″
کوئٹہ	۲۸ ″ ″	کیمل پور	۱۰ ″ ″	ملتان	۱۱ ″ ″
ڈیرہ غازیخاں	۱۵ ″ ″	گجرات	۱ ″ ″	مظفرگڑھ	۱۲ ″ ″

تحصیل بٹگرام کے عہدیداروں کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بٹگرام ضلع ہزارہ کی جنرل کونسل کا اجلاس بمقام بٹگرام زیر صدارت قاضی محمد سندی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل حضرات کو بالاتفاق تحصیل جمعیۃ کے لئے عہدیداران چنا گیا۔

۱- قاضی محمد سندی صاحب امیر ہوتل بٹگرام
۲- حاجی محمد ایوب ″ نائب امیر نوگرام
۳- حاجی فیروز شاہ ″ ″ ″ ترند
۴- اورنگ زیب خاں ناظم اعلیٰ تھاکوٹ
۵- حاجی عبدالحی صاحب ناظم اول بنسیر
۶- مولوی سراج الحق ″ ″ دوم چھپرزئی
۷- مولوی عبدالستار ″ خازن اجمیرہ
۸- مولوی عبداللہ ″ سالار ٹکری

قرطاس ابیض جھوٹ کا پلندہ ہے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی محمد انور نے ایک بیان میں صوبہ سرحد حکومت کے شائع کردہ قرطاس ابیض کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور بے بنیاد ہیں۔ آپ نے کہا۔ اگر یہ الزامات درست ہیں تو پھر مسٹر عنایت اللہ گنڈاپور بتائیں کہ انہوں نے اس دور حکومت سے استعفیٰ کیوں نہ دیا اور ان مبینہ بدعنوانیوں کو دیکھتے ہوئے بھی کیوں اقتدار سے چمٹے رہے آپ نے کہا کہ عنایت اللہ گنڈاپور ابن الوقت انسان ہے جس کا جھوٹ عوام کو گمراہ نہیں کر سکتا۔

تشدد کی کہانی تحریک سول نافرمانی کے دوران کارکنان جمعیۃ علماء اسلام کی بے پناہ قربانیوں اور پولیس اور سرکاری غنڈوں کے تشدد کی مفصل رپورٹ مدیر ترجمان اسلام کے قلم سے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

مہنگائی ختم کی جائے

موضع ادیج ضلع دیر میں جمعیۃ کا ایک اجلاس دارالعلوم مظہر الاسلام میں ہوا۔ مولانا بشیر احمد اور حافظ حسین احمد نے خطاب کیا۔ ایک قرارداد میں جمعیۃ کے مرکزی قائدین پر اظہار اعتماد کیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں مہنگائی ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور صوبہ سرحد و بلوچستان میں نیپ اور جمعیۃ کی حکومتیں بحال کرنے پر زور دیا گیا۔

موت العالم موت العالم

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب خانیزال آج ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ہزاروں دل بیقرار ہیں اور ہم ان کے فیوضات سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبدالصمد عفی عنہ مقام چینہ تحصیل چارسدہ)